قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

۱

سوال: اللہ تعالیٰ ستمگر اور گناہ گار کو کیوں مہلت دیتا ہے؟

جواب: پانی اور بجلی کا (Water and Power) محکمہ تمام عمارتوں میں یہ سہولت فراہم کرتا ہے۔ یہ اب اُن مکینوں کی ذمہ داری ہے کہ اس سے صحیح استفادہ کریں یا غلط۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو آزاد و خود مختار پیدا کیا اور ہر طرح سے رُشد کے امکانات اس کے اختیار میں دیئے۔ اگر انسان علم و آگاہی کے باوجود بدی کا انتخاب کرے تو قصوروار وہ خود ہے۔ لیکن اللہ ایسے انسان کو کیوں نہیں روکتا۔ اگر ایسا ہو جائے کہ جیسے ہی کوئی شخص جھوٹ بولنے کی کوشش کرے اللہ تعالیٰ اس سے قوت گویائی چھین لے۔ اگر کوئی ظالم کسی پر ظلم کرنے کا ارادہ کرئے تو اسے فالج ہو جائے۔ جیسے ہی کوئی بری نگاہ ڈالنے کوشش کرے اللہ تعالیٰ اس سے قوت بینائی چھین لے۔ کیا ایسا انسان جو کسی خلاف ورزی کا مرتکب ہی نہیں ہوا قابل ستائش ہے؟ انسان کی اہمیت تو اس وقت ہوگی جب وہ آزادی اور اختیار کے ساتھ آگاہی کی بنیاد پر کام سرانجام دے یا غلط کام سے ہاتھ کھینچ لے۔ اگر ایک انسان کے ہاتھ باندھ دیئے جائیں اور اس کی جیب سے پیسے لیکر خرچ کر دیئے جائیں تو اس مرد کی سخاوت نہیں کہیں گے اگر ایک نابینا مرد نامحرم پر نگاہ نہ ڈال سکے تو ہم اسے پاک انسان نہیں کہیں گے۔

جی ہاں! اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان آزاد رہیں تا کہ خود ہی خیر و خوبی، بدی اور شر کا انتخاب کریں اور پھر اس پر عمل کریں۔

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

سوال: مقابلے میں خاموش اور بے تعلق رہنے کا معنی انتظار کرنا ہے؟

جواب: ہم ہر شب کل کے سورج طلوع ہونے کا انتظار کرتے ہیں لیکن سورج کے انتظار کا معنی یہ نہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں اور صبح کے انتظار میں ساری رات تاریکی میں گزار دیں۔ بلکہ ہر شخص اپنا کمرہ روشن رکھتا ہے۔ہم سردیوں میں گرمیوں کا انتظار کرتے ہیں لیکن گرمیوں کے انتظار کرنے کا فلسفہ یہ نہیں ہے کہ ہم سردیوں میں لرزتے ہی رہیں اور اپنے کمرے کو گرم نہ کریں۔ہم امام زمان علیہ السلام کی غیبت کے دوران ظلم کا مقابلہ کرتے رہیں۔ہم اپنی اور معاشرے کی اصلاح کی کوشش کرتے رہیں۔روایات میں ہے۔ **"افضل الاعمال انتظار الفرج"**

بہترین عمل حضرت مہدی علیہ السلام کی آمد کا انتظار ہے۔اس حدیث کی بنیاد پر انتظار کرنا حالت نہیں بلکہ عمل ہے۔ **" افضل الاعمال"** اس لیے حقیقی منتظر تو وہی ہے جو اہل عمل بھی ہے۔اصلاح کرنے والے منتظر کو خود بھی صالح ہونا چاہیے۔جو مہمان کا منتظر ہے وہ اپنے گھر آرام سے نہیں بیٹھ سکتا۔

سوال: اہل بیت علیہم السلام سے محبت و عشق کا زندگی پر کیا اثر ہوتا ہے؟

جواب: انسان کے فطری امور میں سے ایک امر یہ ہے کہ وہ آئیڈیل پرست اور ہیرو پرست ہوتا ہے، تربیت کا ایک بہترین اور مؤثر ترین ذریعہ بہترین نمونہ عمل کا تعارف کروانا ہے۔

یہ نمونہ جتنا برجستہ اور کامل تر ہوگا اس میں قوت جاذبہ (Attraction Power) اسی قدر زیادہ ہوگی۔ ولایت اور اہل بیتؑ سے محبت کرنا دراصل انہیں اپنے لیے نمونہ عمل قرار دینا ہے۔ کیونکہ جو بھی کسی کو دوست رکھتا ہے اس کی کوشش ہوتی ہے کہ اپنے کردار، رفتار اور گفتار کو اس نمونے کے مطابق انجام دے۔ البتہ محبت اور دوستی اس وقت اہمیت رکھتی ہے جب محبت کرنے والے میں محبت اور عملی پیروی کی کشش ہو۔

بچہ جب اپنے بابا سے بسکٹ کا تقاضا کرتا ہے تو بابا اس سے خریدنے کا وعدہ کر لیتا ہے۔ بچہ اپنے بابا کا انتظار کرتا ہے کہ کب واپس آئے گا جیسے ہی اس کا بابا گھر میں داخل ہوتا ہے تو بچہ یہی پوچھتا ہے بسکٹ خریدے ہیں؟ اگر بابا یہ کہے کہ نہیں خریدے لیکن تمہیں بہت دوست رکھتا ہوں میرے بچے، تو کیا یہ بچہ دوستی کو بغیر عمل کے قبول کر لے گا؟

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

سوال: عورت قاضی کیوں نہیں بن سکتی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے عورت کو نسل کی تربیت کے لئے خلق کیا ہے ۔تربیت کے لئے مہربانی، دلسوزی اور جذبات سے سرشار ہونا ضروری ہے یہ سب عورت کے وجود میں اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں ۔البتہ یہ احساسات اور جذبات قضاوت میں خطرناک ہیں ۔اس لیے کہ قاضی خطا کار لوگوں کے روبرو ہوتا ہے ۔ایسے لوگ نالہ وفریاد، دروغ و دھمکی اور لالچ کے ذریعے فرار ہونے اور سزا سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں ۔جب تک قاضی قاطعیت اور مضبوط ارادے کے ساتھ عدالت میں نہ ہوتو پھران احساسات و جذبات اشک ریزی اور رعب کے باعث حقوق پائمال ہو سکتے ہیں اور اصل قضاوت نظر انداز ہو کر رہ جاتی ہے ۔قوانین عام افراد کی حالت کے مطابق بنائے جاتے ہیں نہ کہ خاص افراد کے لئے تاکہ یہ کہہ سکے کہ بعض مرد حساس اور ظریف ہوتے ہیں اور بعض عورتیں مضبوط ارادے کی مالک اور باحوصلہ ہوتی ہیں ۔

اس کے علاوہ قضاوت ایسا حق نہیں ہے جسے عورت سے سلب کیا گیا ہے بلکہ یہ ذمہ داری اس پر نہیں ڈالی گئی اور یہ کسی طرح کا بھی مرد کے لئے امتیاز نہیں ہے کہ وہ قاضی ہے ۔

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

سوال: ایک ہزار سال کے بعد اور پھر ظہور کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام کی عمر چالیس سال ہوگی کیسے یقین کریں؟

جواب: عام طور پر چہرے پر بال دس سال کی عمر میں آجاتے ہیں اور اس میں کسی قسم کا رشد نہیں ہوتا جب کہ سر کے بال ہر لمحہ رشد کرتے ہیں اور ان میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے جب کہ دونوں کی غذا اسی گوشت و خون اور آکسیجن سے ہوتی ہے قادر مطلق اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ ایک بال بڑھے اور تبدیل ہوتا رہے جب کہ دوسرا ثابت رہے اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی عقلی و نقلی و تجربی دلیل انسانی عمر کی محدودیت کے بارے میں نہیں۔

عمر حرکت کی مانند ہے تیزی اور سستی کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ جیسے نور کی کوئی محدودیت نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت نوحؑ کے لئے ایک ہزار سال عمر اور اصحاب کہف کے لئے تین سو سال کی نیند کا ذکر کیا ہے۔

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

سوال: کیا ہر بات میں حق کو ہی بیان کیا جائے؟

جواب: حق کو چھپانا حرام ہے اس وقت جب اس کا کہنا لازمی ہو بہت سے حق ایسے ہیں کہ جب تک آمادگی اور زمینہ سازی نہ ہو تو ان کے بتانے سے مفاسد پھیلنے کا خطرہ رہتا ہے جیسے شکر شیریں ہوتی ہے لیکن اگر اسے بچے کے منہ میں یکلخت ڈال دیں تو بچہ بے ہوش ہو جائے گا۔ ہمیں یہ نہیں کہنا چاہے کہ یہ شکر ہے اور میٹھی ہے بدن کو اس کی ضرورت ہے بلکہ اس شکر کو پانی میں حل کریں اور بتدریج بچے کے منہ میں ڈالیں۔ بہت سے حقائق بیان کرنے سے پہلے مقدمات کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے کہ سب لوگ حق بات سننے کے لئے یکلخت آمادہ نہیں ہوتے۔ لوگ حمام میں نہانے کے لئے جاتے ہیں اور اپنے ہاتھ سے اپنے سر پر نل کھولتے ہیں۔ لیکن اگر وہ خود نہانے کے لئے تیار نہ ہوں اور آپ ان کے سر پر ایک گلاس پانی ڈال دیں تو آپ کو سخت ردعمل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ لوگ مراجع عظام کے ہاتھ چومتے ہیں خمس اور سہمِ امام ان کے سپرد کر دیتے ہیں۔ لیکن گورنمنٹ کو ٹیکس دیتے ہوئے یہ خوشی اور نشاط حاصل نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ لوگوں نے خمس و زکوٰۃ کے بارے میں آیات اور روایات باوثوق افراد سے سن رکھی ہیں اس لئے اعتقادی لحاظ سے ادائیگی کے لئے آمادہ ہیں۔ اسی طرح ہم امامؑ یا امام زادہ کی زیارت کے لئے جاتے ہیں کیونکہ اس کی معرفت ہوتی ہے اور اس کے اخراجات بڑی خوشی سے برداشت کرتے ہیں اور زیارت کرنے پر فخر کرتے ہیں۔ اگر کسی کی شناخت نہ رکھتے ہوں تو اسے سلام کرنے کا جذبہ بھی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لیے اعتقادی اور فکری آمادگی لازمی شرط ہے۔

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

۷

سوال: قرآن مجید کی نظر میں رہبر اور ملت کا رابطہ کس طرح کا ہو؟

جواب: دو طرح سے اطاعت کی جاسکتی ہے۔ انسان یا تو ڈر، لالچ اور احساس کمتری کے باعث کسی کی اطاعت کرتا ہے۔ جیسے لوگ فرعون کی اطاعت کرتے تھے۔ اسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ۔ (سورہ زخرف: آیت نمبر 56) یا پھر ایمان وعشق اور محبت کی بنیاد پر اطاعت کرتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں پیغمبر اسلامؐ کو خطاب کیا ہے کہ اگر آپ سخت اور سنگ دل ہوتے تو لوگ ایسے میں آپ سے دور ہی رہتے۔
لَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ۔ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 159)

اسلام میں ملت اور رہبر کے رابطے کو ولایت کا نام دیا گیا ہے۔ ولایت کا معنی محبت کے ساتھ پیروی کرنا ہے۔ الٰہی رہبر کوئی تکلف نہیں کرتا۔ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ۔ (سورہ ص، آیت نمبر 86)
اور نہ ہی خود کو دوسروں پر ترجیح دیتا ہے۔ أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔ (سورہ کہف، آیت نمبر 110)
اور نہ ہی اپنا حق دوسروں سے پہلے جتاتا ہے اور لوگوں کو خطرے میں دیکھ کر انہیں چھوڑتا نہیں ہے۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں جنگوں میں پیغمبر صلعم سے زیادہ دشمن کے نزدیک ہوتے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ لوگوں پر درود بھیجے۔ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ (سورہ توبہ، آیت نمبر 103)
جس طرح عوام بھی مامور ہیں کہ پیغمبرؐ پر درود بھیجیں۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ (سورہ احزاب، 56) پس رہبر اور ملت کا رابطہ عشق و درود کا رابطہ ہے نہ کہ ڈر اور وحشت کا۔

الهدیٰ ادارہ تربیت اسلامی
ISO-PAKISTAN

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

سوال: بعض افراد انبیاء سے معجزات اور کمالات دیکھنے کے بعد بھی ایمان نہیں لائے اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ اپنے بزرگوں کی بے جا تقلید کرنا ہے۔ کبھی شخصی منافع کے لئے وہ ایسا کرتے ہیں کبھی خود بینی اور بے جا تعصب کی وجہ سے۔ اگر رات کو لیمپ روشن نہ ہو تو ہم ستاروں کو دیکھ سکتے ہیں لیکن اگر اپنے گھر کے چراغ روشن کر لیں گے تو بہت سے ستاروں کی روشنی ہم نہیں دیکھ سکیں گے۔ جو اپنے آپ کو ہی دیکھتا رہتا ہے وہ دوسروں کے کمالات دیکھنے سے عاجز رہتا ہے۔ ایک شخص گھوڑے پر سوار ایک دریا کے کنارے پہنچا دریا میں پانی کم تھا جسے گھوڑا آرام سے عبور کر سکتا تھا لیکن گھوڑا رک گیا۔ مالک نے کافی زور لگایا لیکن گھوڑے نے ایک قدم بھی آگے نہ بڑھایا۔ مالک نے اس کی پشت پر کافی ضربیں لگائیں پھر بھی اس نے حرکت نہ کی۔ ایک دانشمند یہ منظر دیکھ رہا تھا اس نے کہا پانی کو گدلا کر دو تو گھوڑا یہ دریا عبور کر جائے گا۔ اس نے پانی کو گدلا کیا گھوڑے نے حرکت کی اور دریا سے گزر گیا۔ گھوڑے کے مالک نے اس کی حکمت پوچھی تو دانشمند نے کہا: پانی صاف ہے جب گھوڑا خود کو پانی میں دیکھتا ہے تو وہ اپنے آپ پر قدم رکھنے کے لئے تیار نہیں ہوتا اس لیے حرکت نہیں کرتا۔ ایسے انسان جو فقط اپنے آپ کو ہی دیکھتے ہیں (اپنا مقام، اپنا منافع، اپنا قبیلہ، اپنی حزب و۔۔) تو وہ بھی اس لیے اپنے اوپر قدم رکھنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے۔ اسی لیے وہ حرکت اور تکامل نہیں کرتے۔

الھدیٰ ادارہ تربیت اسلامی
ISO-PAKISTAN

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

سوال: پیغمبرؐ اور امامؑ، معصوم ہیں تو پھر استغفار اور گریہ کس لیے؟

جواب: اگر ایک بڑے ہال (Hall) میں روشنی کم ہو تو ہم بڑی بڑی چیزوں کے علاوہ اور کچھ نہیں دیکھ سکیں گے۔ لیکن اگر اسی ہال کو زیادہ روشن کر دیں تب ذرا سا کاغذ اور معمولی سا تنکا بھی دیکھ لیں گے۔ عام افراد کا نور کم ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنے بڑے بڑے گناہوں کو ہی دیکھتے ہیں۔ لیکن پیغمبرؐ اور آئمہ اطہارؑ کے نور ایمان کا درجہ بہت بلند ہے کہ اگر اپنی عمر کے ایک لمحہ سے اعلیٰ درجہ کا فائدہ نہ اٹھا سکیں تو پھر وہ دعا و گریہ کا سہارا لیتے ہیں۔ بارگاہ الٰہی میں ہاتھ بلند کر دیتے ہیں۔ ایک اور مثال جس کے پاؤں میں درد ہو رہا ہو اس کے لئے پاؤں دراز کرنا حرام ہے نہ مکروہ۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس درد میں گرفتار لوگ پاؤں دراز کرتے وقت اپنے اطراف میں بیٹھے دوستوں سے معذرت کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے لئے وہ احترام کے قائل ہیں اس لیے مباح کام کو انجام دینے پر بھی شرمندہ ہیں۔ ایک اور مثال جو لوگ ٹیلی ویژن پر خبریں پڑھتے ہیں یا کمپیئرنگ کرتے ہیں۔ اس دوران انہیں چھینک آجائے تو تمام دیکھنے والوں سے معذرت طلب کرتے ہیں۔ جبکہ چھینکنا گناہ نہیں۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے پاتے ہیں اس لیے معذرت کے طلبگار ہوتے ہیں۔ اولیاء ذات مقدس کے بارے میں معرفت و شناخت کے اس درجہ پر فائز ہوتے ہیں کہ اگر تمام جن و انس کی عبادت بھی ان کے ہمراہ ہوں تب بھی اسے کم سمجھتے ہیں۔

الہدیٰ ادارہ تربیت اسلامی
ISO-PAKISTAN

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

سوال: اللہ تعالیٰ کو دوست رکھنے کے لیے کیا کریں؟

جواب: محبت نعمتوں کی طرف توجہ کرنے یا خدمت کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرنے سے، اللہ تعالیٰ سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ چاہے خصوصی نعمت ہو یا عمومی۔

عمومی نعمت: جیسے، ہوا، بارش، سورج، پہاڑ، درخت، پھل، پانی، بیوی، بچے عقل، علم، زبان، آنکھیں، کان اور تمام اعضاء شب و روز، خواب و بیدار، آزادی، قدرت انتخاب، خوبیوں کی طرف رغبت، بدی سے نفرت کہ اگر ان نعمتوں میں کوئی ایک نہ ہو تو انسان کی زندگی معطل ہو سکتی ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ اگر لعاب دہن کھٹا یا کڑوا ہوتا تو ہم کیا کر سکتے تھے؟ اگر اللہ تعالیٰ نیند و بیداری کو چند دن کے لیے ہم سے لے لے تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟

خصوصی نعمات، امکانات اور استعداد اللہ تعالیٰ نے سب کو عطا کی ہیں۔ اگر انسان فکر کرے کہ اس کے اختیار میں کتنی نعمتیں ہیں اور دوسرے چند دلائل کی بنیاد پر ان سے محروم ہیں۔ جی ہاں! نعمات الٰہی پر غور و فکر کرنا انسان کو اللہ تعالیٰ کا عاشق بنا دیتا ہے۔ قرآن مجید نے بھی اس امر کی تاکید کی ہے۔

فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ "لہٰذا تم اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو" (سورہ اعراف، آیت نمبر 69)

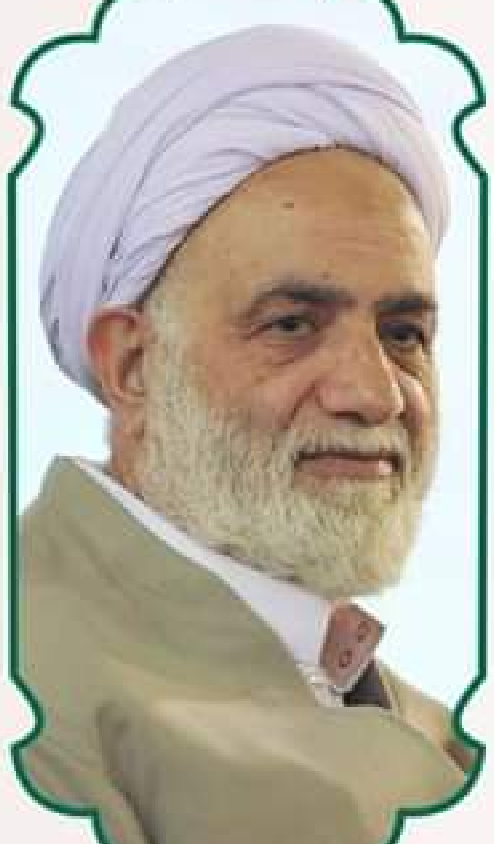

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

سوال: ناگوار اور تلخ حالات کا فلسفہ کیا ہے؟

جواب: ناگواری دو طرح سے ہوسکتی ہے، ایک ہمارے اپنے ہاتھوں سے اور دوسری ہماری اختیار میں نہیں۔ بہت سے تلخ واقعات ہماری عدم توجہ کی وجہ سے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ لین دین کرتے ہوئے، تجارتی اسناد پر عدم توجہ سے، ضامن اور وثیقہ نویس کی وجہ سے جو نقصان ہوتا ہے وہ ہماری وجہ سے ہوتا ہے۔ اگر حوض میں سیڑھی نہ لگائیں اور بچہ اس میں گر کر غرق ہوجائے تو اس میں قصوروار ہم ہیں۔ اگر صحت و تندرستی پر توجہ نہ دیں۔ ٹریفک کے قوانین کی رعایت نہ کریں۔ اجتماعی آداب کا لحاظ نہ کریں تو امراض، حادثات اور تحقیر کا باعث بننے میں قصوروار ہم ہوں گے۔

دوسرے حصے کے لئے متعدد دلائل ہیں۔ سختی انسان کے لئے رشد و تکامل کا باعث بنتی ہے ترقی اور علوم کی پیشرفت مشکلات کو برطرف کرنے اور ضروریات کو پورا کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ تلخ حوادث بہت سی لغزشوں کا کفارہ ہوتے ہیں۔ تلخ حوادث عوام کو روحی طور پر منظم کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: اگر یہ تین چیزیں مرض، مرگ اور فقر نہ ہوتیں تو انسان کا غرور کبھی بھی نہ ٹوٹتا، انسان کسی کے مقابلے پر سر تسلیم خم نہ کرتا۔ " لولا ثلاثة فی ابن آدم ما طا طا راسه شی المرض و الموت و الفقر " (بحار، ج۔ ۲، ص ۱۱۸) تلخ حوادث انسانی کمالات کو جلا بخشتے ہیں۔ جو بھی ان مسائل میں گرفتار ہو جائے تو وہ صبر اور پائیداری کے ساتھ رشد کرتا ہے اور جو آرام دہ زندگی گزارتا ہے اور لوگوں کو نجات دلانے کے لئے کوشش کرتا ہے تو وہ ایثار اور خود فراموشی کے ساتھ رشد کر رہا ہے۔

الھدیٰ ادارہ تربیت اسلامی
ISO-PAKISTAN

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

سوال: اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں فرق کیوں رکھا ہے کیا یہ فرق ظلم نہیں؟

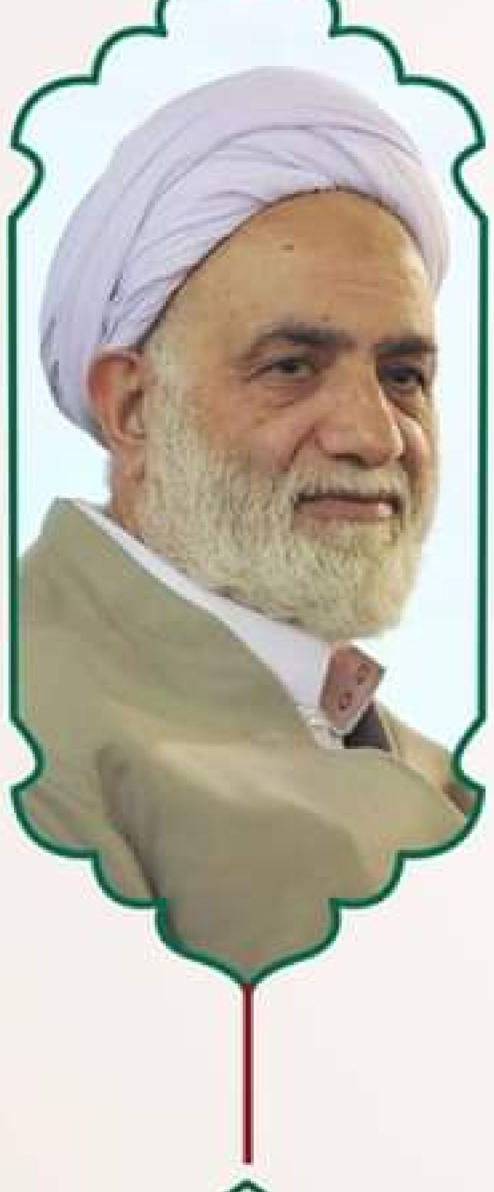

جواب: ایک دانشمند جب کتاب یا کوئی مقالہ تحریر کرتا ہے تو وہ مختلف الفاظ کو ایک دوسرے کے ساتھ لکھتا ہے تا کہ اسے مکمل کرے لیکن اگر ایک ہی حرف تمام صفحات پر لکھ دے تو پھر اسے مقالہ نہیں کہیں گے اور اس کا کوئی مفہوم نہیں ہوگا۔

حروف کا فرق ظلم نہیں ہے۔ اگر آپ کلمہ ''ادب'' لکھیں اس کلمے میں ''الف'' عمودی جبکہ ''ب'' افقی اور ''د'' خمیدہ ہے ان کی ترکیب سے یہ ''معنی دار'' کلمہ بن گیا۔ ان حروف میں سے کوئی بھی حرف مصنف پر اعتراض کرنے کا حق نہیں رکھتا۔ مثلاً ''الف'' یہ کہے: میں کیوں کھڑا ہوں؟ ''ب'' یہ کہہ دے میری حالت خوابیدہ کیوں؟ ''د'' کہے کہ میں کب تک اس حالت میں رہوں؟ ظلم وہاں ہے اگر ''د'' پہلے خمیدہ نہ ہوتی اور ہم نے اسے خمیدہ کیا ہو یا دال سے کسی اور آواز کی توقع رکھیں۔ لیکن اگر آغاز سے ہی ''د'' کو خمیدہ خلق کیا ہے اور اس سے اسی آواز کا انتظار تھا تو یہ ظلم نہیں ہے۔ جیسے ایک بڑے قالین کے چاقو سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور اسے چند قالینوں میں تبدیل کر دیں یہ ظلم ہے کیونکہ اس سے ہم نے بزرگی چھین لی اور اسے چھوٹا بنا دیا اگر آغاز سے ہی قالین چھوٹا بنا ہے یہاں ظلم نہیں ہوا کیونکہ ہم نے اس سے کچھ چھینا نہیں۔ کوئی بھی چینی کے برتن بنانے والے کو چھوٹے اور بڑے برتن بنانے پر ظالم نہیں کہتا کیونکہ کوئی بھی ظرف پہلے سے نہیں تھا اور خود کوئی کمال نہیں رکھتا تھا کہ ہم نے اس سے یہ لے لیا ہو اور اس پر ظلم کیا ہو۔ انسانوں میں خلقت کا فرق الٰہی حکمت کی بنیاد پر ہے نہ کہ کسی پر ظلم کیا ہے بلکہ اس لئے کہ جو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے مناسب ہے۔

الہدیٰ ادارۂ تربیت اسلامی
ISO-PAKISTAN

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

سوال: قرآن مجید نے کیوں دوسروں کی غیبت کرنے کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے؟

جواب: اس تشبیہ کے لئے قرآن نے بھی متعدد دلائل دیئے ہیں:

ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتاً (حجرات آیہ ۱۲)

(۱) مردہ میں روح نہیں ہوتی تا کہ وہ خود اپنا دفاع کر سکے جس شخص کی غیبت ہو رہی ہوتی ہے وہ بھی موجود نہیں ہوتا کہ اپنا دفاع کر سکے۔

(۲) غیبت کا معنی آبرو پر حملہ کرنا ہے جب آبرو چلی جائے تو پھر اس کا جبران (ازالہ) نہیں ہوسکتا جس طرح مردے کا گوشت اس سے جدا کیا جائے تو اس کا ازالہ ممکن نہیں۔ اگر مال گم ہو جائے تو یہ قابل ازالہ ہے لیکن آبرو چلی جائے تو پھر اس کی واپسی محال ہے اس میں تو فرق ہی نہیں کہ وہ سنجیدہ غیبت ہو یا مذاق یا مزاح وشوخی دونوں صورتوں میں دوسری طرف کی آبرو ریزی ہو رہی ہوتی ہے۔

(۳) گوشت بتدریج پروان چڑھتا ہے لیکن ایک ہی مرتبہ کھایا جا سکتا ہے آبرو بھی بتدریج نصیب ہوتی ہے لیکن غیبت کرنے والا ایک ہی لمحے میں اسے ضائع کر دیتا ہے۔ انسان کتنے سال محنت کرتا ہے جب عزت و آبرو نصیب ہوتی ہے اور آپ غیبت کے ذریعے سے اس کی محنت اور زحمت کو نابود کر دیتے ہیں۔

الہدیٰ ادارہ تربیت اسلامی
ISO-PAKISTAN

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

سوال: توبہ کیا ہے اور کیسے کریں؟

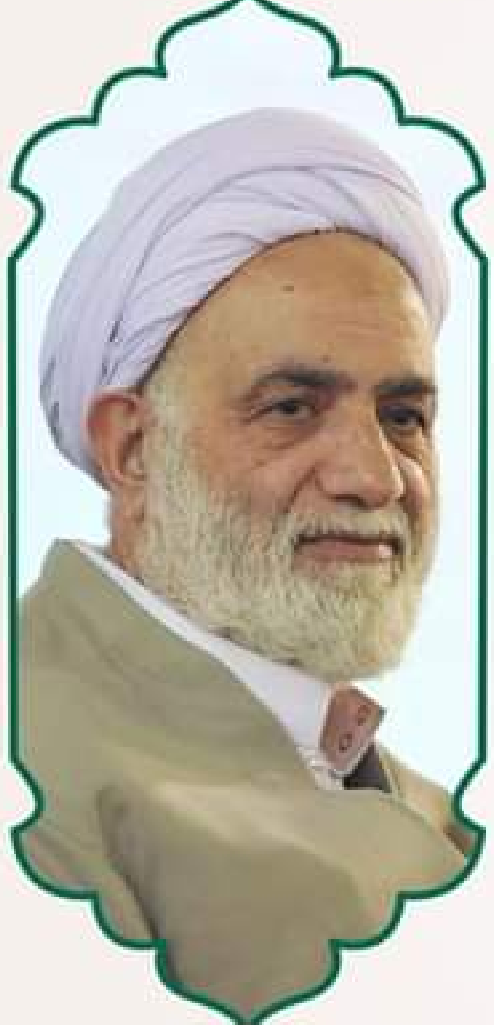

جواب: اگر ڈرائیور غلط راستے پر گاڑی لے جائے جیسے ہی اسے احساس ہوتا ہے تو وہ اسی راستے سے واپس آجاتا ہے لیکن اگر اسی غلط راستے پر چلتا رہے اور زبان سے یہ کہتا رہے کہ منحرف ہو گیا ہوں میں غلط راستے پر جارہا ہوں تو گاڑی تو اس طرح اپنے اصلی راستے پر واپس نہیں آئے گی اور تمام مسافر ڈرائیور کی معذرت کو قبول بھی نہیں کریں گے۔ توبہ، یعنی خلاف کاری سے واپسی اور گزشتہ گناہوں کا ازالہ کرنا اس صورت میں اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرلیتا ہے۔ "ان اللہ ھو یقبل التوبۃ" اور توبہ کرنے والے کو دوست بھی رکھتا ہے۔ "(توبہ آیہ ۱۰۴)، "ان اللہ یحب التوابین" (بقرہ آیہ ۲۲۲)

اگر کسی کا مال ناحق کھایا ہے تو اسے مالک تک پہنچائے اگر وہ یہ چاہتا ہے کہ اسے کوئی نہ پہچانے تو بنک یا کسی اور ذریعے سے ایسا کرلے اپنا تعارف کروائے بغیر اس کے حساب میں ڈال دے اگر کسی کو آزردہ کیا ہے تو معذرت کرے۔ اگر نماز نہ پڑھی ہو تو قضا بجالائے اگر کہیں حق کا اظہار کرنا تھا اسے چھپا لیا اس کا اعلان کرے۔ بہر حال جو بھی خلاف کیا ہے اس کی اصلاح کرے۔ قرآن نے کلمہ (تابوا) کے ہمراہ (واصلحو) (بقرہ آیہ ۱۶۰) کا ذکر کیا ہے توبہ یعنی اصلاحات کے ساتھ غلطیوں کا ازالہ کرنا ہے توبہ فوری ہونی چاہیے اگر گناہ جمع ہو جائیں تو اس صورت میں توبہ مشکل ہو جاتی ہے۔ لباس پر موجود غبار پھونک سے برطرف ہوسکتا ہے لیکن بہت زیادہ خاک کو پھونک سے نہیں اڑایا جاسکتا۔

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

سوال: ہم موت سے کیوں خوفزدہ ہیں؟

جواب: ڈرائیور اس وقت روڈ پر آتے ہوئے ڈرتا ہے کہ جب گاڑی میں پٹرول نہ ہو یا راستے میں ڈاکوؤں کا خطرہ ہو، یا غیر قانونی طور پر کچھ اضافی چیزیں لوڈ کر لی ہیں، یا کسی اور راستے سے جا رہا ہو، یا پھر اپنے مقصد کو بھلا دیا ہو جہاں جانا چاہتا ہے، یا پھر جو ہمراہ ہیں وہ نا اہل ہیں۔ اگر انسان بعد از مرگ اپنے ہمراہ زادِ راہ رکھتا ہو، کوئی خلاف ورزی نہ کی ہو، راستے سے آگاہ ہو، مقصد پیش نظر ہو، دوست بھی صالح اور پاکباز ہوں اور حرکت بھی تمام قوانین کے تحت ہو تو پھر اسے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

سوال: بعض دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں؟

جواب: اگر پٹرول کی جگہ ڈیزل اور ڈیزل کی جگہ پانی جہاز میں ڈال دیں تو جہاز پرواز نہیں کر سکے گا۔

اس کی دعا قبول نہ ہوگی جس کے شکم میں لقمہ حرام ہوگا۔ حدیث میں ہے:

من سرہ ان یستجاب دعائہ فلیطیب کسبہ

جو بھی یہ خواہش رکھتا ہے کہ اس کی دعا مستجاب ہو تو اپنی آمدنی کو پاکیزہ اور حلال بنائے۔

اس بات پر غور کیے بغیر کہ دعا کا معنی خود خیر کا طلب کرنا ہے۔

ہماری بہت سی خواہشات کا طلب کرنا خیر نہیں یہ ہمارا خیال ہوتا ہے کہ ہم خیر طلب کر رہے ہیں۔

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

سوال: کیا اسلام یہ چاہتا ہے کہ ہر وقت دعائیں پڑھتے رہیں یہ دعائیں اتنی زیادہ بیان کیوں ہوئی ہیں؟

جواب: اگرچہ دعاؤں کی کتب میں تمام دنوں اور گھنٹوں سالوں کی دعائیں نقل ہیں جیسا کہ مفاتیح الجنان میں ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے کہ جب ہم سوار ہونے کیلئے بس سٹینڈ یا ائیر پورٹ یا ریلوے اسٹیشن جاتے ہیں اور وہاں دیکھتے ہیں کہ سائن بورڈ لگے ہوئے ہیں کہ آمد و رفت کیلئے چوبیس گھنٹے سروس موجود ہے آٹھ بجے سے، نو بجے سے، دس بجے تا آخر شب۔

ان بورڈز کا مقصد یہ نہیں کہ تمام مسافر ہر گھنٹے سفر ہی کرتے رہیں بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ ہر وہ مسافر جو کسی بھی وقت سفر کرنے کا ارادہ کرے اس کیلئے سفر کی سہولت موجود ہے۔ دعا میں بھی شاید یہی منظور ہے کہ جو بھی کسی بھی وقت دعا پڑھنے کا ارادہ کرے تو اس کیلئے اس وقت کی مخصوص دعا موجود ہو۔ اس کے علاوہ چھوٹی چھوٹی دعائیں، خاص طور پر انسان یہ دعائیں حفظ کرلے تو پھر اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ کام میں مشغول ہونے کے ساتھ دعا میں بھی مشغول رہ سکتا ہے۔

الہدیٰ ادارہ تربیت اسلامی
ISO-PAKISTAN

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

سوال: انسان کی تلخ و شیریں زندگی میں اللہ تعالیٰ کا کیا دخل ہے؟

جواب: قرآن میں پڑھتے ہیں:

مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ

جو خوبی بھی تمہیں ملے وہ اللہ کی طرف سے ہے لیکن جو بدی تمہیں ملے وہ تمہاری (تمہارے نفس کی) وجہ سے ہے۔ (سورہ نساء، آیت ۷۹)

زمین جو سورج کے گرد گھومتی ہے جس کا ایک حصہ روشن اور کچھ حصہ تاریک رہتا ہے جو حصہ روشن ہے وہ سورج کی وجہ سے ہے اور جو تاریک ہے وہ خود زمین کی وجہ سے ہے نہ کہ سورج کی وجہ سے۔ اللہ نے انگور بنائے لیکن انسان نے اس سے شراب بنالی جو کہ ہزاروں حادثات اور بیماری کا باعث بنتی ہے۔ اللہ نے انسان کو قدرت دی، لیکن کچھ لوگ اس سے سوء استفادہ کر کے غریب اور مستضعفین کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اللہ نے انسان کو عقل دی لیکن کچھ لوگ اس سے سوء استفادہ کر کے لوگوں سے مکر و حیلہ اور دھوکہ سے اپنے کام لیتے ہیں۔

پس جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے وہ خیر ہے، بدی کا سرچشمہ خود انسان ہے۔

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

سوال: اگر نماز انسان کو فحاشی اور برائی سے رروکتی ہے تو پھر کیوں بعض نمازی گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں؟

جواب: اولاً: خشک گھاس کبھی بھی سر سبز نہیں ہوسکتی نماز حضورِ قلب کے بغیر خشک گھاس کی مانند ہے۔نماز کی وجہ سے انسان مفاسد سے دور ہوجاتا ہے اگر نماز حضورِ قلب سے ادا کی جائے ورنہ لب اور کمر کی حرکت سے یہ خاصیت پیدا نہیں ہوسکتی۔اگر چہ مدرسہ اور یونیورسٹی انسان کو علمی رشد عطا کرتی ہے تو اس کا معنی یہ تو نہیں ہے کہ جو بھی مدرسہ اور یونیورسٹی جائے گا اسے رشد ملے گا بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ مدرسہ اور یونیورسٹی رشد کا ذریعہ ہے۔شرط یہ ہے کہ دقت سے پڑھا جائے اور جو پڑھا جائے اسے سمجھا بھی جائے۔نماز بھی اگر اپنی شرائط کے ساتھ ادا کی جائے تو یہ فحاشی اور برائی کو روک سکتی ہے۔

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ (سورہ عنکبوت، آیت ۴۵)

ثانیاً: نماز گزار سے کبھی گناہ سرزد ہوسکتا ہے اگر اہل نماز نہ ہوتا تو زیادہ گناہ کرتا۔یہی نماز گزار اپنی نماز کو صحیح کرنے کے لیے مجبور ہے کہ اس کا بدن اور لباس پاک ہو۔لباس اور مکان غصبی نہ ہو۔احکام اور مسائل کی یہی رعایت گناہوں اور منکرات سے دوری کا سبب بن جاتی ہے۔جیسے سفید لباس انسان کو خاک آلودہ زمین پر بیٹھنے سے مانع ہے۔

الہدیٰ ادارہ تربیت اسلامی
ISO-PAKISTAN

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

سوال: آج کے دور میں زندگی گزارنا ایک دوسرے کے بغیر ممکن نہیں تو پھر اسلام نہ شرقی نہ غربی کیوں کہتا ہے؟

جواب: نہ شرقی نہ غربی سے ہماری مراد یہ ہے کہ حکومت کے انتخاب کے لیے ہمیں مشرق و مغرب سے وابستہ نہیں ہونا چاہیے۔ یعنی انتخاب میں ہمارا شیوہ اور روش مشرقی یا مغربی نہ ہو اور نہ ہی کسی غیر ملکی طاقت کو قبول کریں۔ اس لیے کہ مشرق زدہ اور مغرب زدہ ہونا دو مہلک بیماریاں ہیں۔ یہ احساس کمتری میں مبتلا ہونا ہے۔ البتہ علم حاصل کرنے تجربہ اور مہارت کی خاطر ہمیں مشرق و مغرب دونوں سے استفادہ کرنا ہوگا۔ حدیث میں ہے کہ پیغمبر اسلام نے فرمایا:

اُطلُبُوا العِلمَ ولَو بِالصّین

علم حاصل کرو اگرچہ تمہیں دور ترین ملک چین بھی جانا پڑ جائے۔ جیسے گرمی میں گرمی لگنے اور سردی لگنے سے انسان بیمار ہوجاتا ہے۔ لیکن کھانے پکانے کیلئے حرارت اور ٹھنڈا پانی پینے کیلئے برف سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ جی ہاں، برف سے استفادہ کریں لیکن برف زدہ نہ ہوں۔ گرمی سے فائدہ اٹھائیں لیکن گرمی زدہ نہ ہوجائیں۔ مشرق اور مغرب سے فائدہ اٹھائیں لیکن مشرق زدہ اور مغرب زدہ نہ ہوں۔

الہدیٰ ادارہ تربیت اسلامی
ISO-PAKISTAN

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

سوال: کیا انسان (لا الہ الا اللہ) کہنے سے کامیاب ہو جاتا ہے؟

جواب: اگر چہ روایت میں ہے: قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا لیکن فقط زبان سے اسے ادا کرنا مراد نہیں بلکہ عقیدہ توحید مراد ہے: (تفلحوا) کا کلمہ (فلاحت) سے ہے جس کا معنیٰ کامیاب ہونا ہے کسان کو اسی لیے فلاح کہتے ہیں۔ کامیابی کے تین مراحل ہیں:

۱) اپنے ریشے کو زمین کی گہرائی تک پہنچائے۔

۲) لازم غذائی مواد جذب کرے۔

۳) اپنے سر پر موجود موانع کو برطرف کرے اور باہر آئے۔

انسان بھی اگر یہ چاہتا ہے کہ مکمل طور پر توحید تک پہنچے تو اسے چاہیے کہ اپنے عقائد کو منطق و استدلال کے ذریعے مضبوط کرے۔ تمام امکانات سے فائدہ اٹھائے موانع اور مشکلات کو برطرف کرے۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ کے راستے میں کامیابی غور و فکر، تلاش و حرکت سے حاصل ہوتی ہے۔

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

سوال: یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ دوزخ کے عذاب پر صبر کر لوں گا لیکن اللہ تعالیٰ سے جدائی پر صبر نہیں ہو سکتا؟

جواب: ماں اپنے بیٹے کو ملنے کی خاطر جو گھر سے دور تعلیم یا روزگار کے سلسلے میں مصروف ہے سفر کی مشکلات اور گرمی و سردی کو برداشت کرتی ہے۔

لیکن جب وہ منزل پر پہنچ جائے تو اسے یہ کہا جائے تمہارا بیٹا یہاں سے کہیں اور چلا گیا ہے تو وہ یہ کہے گی میں سفر میں گرمی اور سردی کی مشکلات پر صبر کر لونگی۔

لیکن اپنے بیٹے کی جدائی پر صبر نہیں کر سکتی۔

حضرت علی علیہ السلام دعائے کمیل فرماتے ہیں:

صَبَرْتُ عَلَى عَذَابِكَ، فَكَيْفَ أَصْبِرُ عَلَى فِرَاقِكَ

اے میرے اللہ!

"میں تیرے عذاب پر صبر کر سکتا ہوں۔ لیکن تیری جدائی پر کیسے صبر کروں۔"

الہدیٰ ادارہ تربیت اسلامی
ISO-PAKISTAN

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

سوال: اللہ تعالیٰ سب کیلئے محرم ہے تو پھر نماز میں مرد اور عورت مکمل لباس کیوں پہنتے ہیں؟

جواب:

لباس پہننا ہمیشہ محرم یا نامحرم کی وجہ سے نہیں بلکہ بعض دفعہ لباس پہننا ادب اور تکریم کا پہلو رکھتا ہے،

عام طور پر لوگ گھر میں سادہ لباس پہنتے ہیں،
لیکن مہمان کے احترام میں مناسب اور مکمل لباس پہنتے ہیں،
لباس کی یہ تبدیلی مہمانوں کے احترام اور مجالس و محافل میں شرکت کی وجہ سے ہے۔
اسی لیے اللہ تعالیٰ کے حضور نماز کی حالت میں حاضر ہونا
مناسب اور مکمل لباس کا تقاضا کرتا ہے۔

الہدیٰ ادارہ تربیت اسلامی
ISO-PAKISTAN

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

سوال: وہ کونسے گناہ ہیں جو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا؟

جواب: روایت میں ہے کہ اتقو الحقرات من الذنوب فانھا لا تغفر معمولی گناہ سے بھی دور رہیں، کیونکہ یہ قابل بخشش نہیں۔ شائد اس لیے انسان معمولی گناہوں کو اہم سمجھتا اور شرمندگی کا احساس نہیں کرتا اور اس لیے توبہ کی فکر بھی نہیں کرتا بلکہ اس کی جسارت و جرأت اسے اس گناہ کو بار بار کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ توبہ اور بخشش کی طرف نہیں آنے دیتی۔

اگر کسی نے بہت معمولی قرض لے رکھا ہو اور وہ قرض خواہ سے یہ کہے تم نے مجھ سے تو کچھ نہیں لینا جو میں نے معمولی سا قرض تمہیں دینا ہے اس کی ذرا سی بھی اہمیت نہیں۔ تب بھی وہ معاف نہیں کرے گا لیکن اگر زیادہ قرض لے رکھا ہو اور قرض خواہ کے پاس جائے۔ اس سے معذرت کرے تو وہ اسے یا تو مہلت دے گا یا پھر معاف کر دے گا۔ جی ہاں! قرض خواہ معمولی قرض کو باجسارت معاف نہیں کرے گا لیکن زیادہ قرض کو معذرت کے ذریعے معاف کر سکتا ہے۔

الہدیٰ ادارہ تربیت اسلامی
ISO-PAKISTAN

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

سوال: ایسا کونسا عمل کریں کہ جس سے ہماری روح بلند اور ہمارا ظرف زیادہ ہو جائے؟

جواب: حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: "عَظُمَ الْخَالِقُ فِي أَنْفُسِهِمْ فَصَغُرَ مَا دُونَهُ"

کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے نزدیک عظمت کا مالک ہے اور اللہ تعالیٰ کا غیر جو بھی ہو ان کے نزدیک چھوٹا ہے۔ہم جب تک زمین پر ہیں یہ زمین ہمارے لیے بہت بڑی ہے لیکن جب ہم جہاز پر سوار ہوتے ہیں اور وہ زمین سے جتنا بلند ہوتا رہے گا یہ زمین ہماری لیے معمولی ہوتی رہے گی۔

اگر بنک میں موجود پیسوں کی طرف توجہ کریں تو اپنے سرمائے کو ناچیز تصور کریں گے۔

اگر تمام موجودات کا تسبیح کرنا ہماری سمجھ میں آجائے تو ہمارا چند مرتبہ سبحان اللہ کہنا معمولی لگے گا۔اگر دنیا کی بڑی لائبریریز پر نگاہ دوڑائیں تو چند کتابوں کا مطالعہ ہمیں مغرور نہیں ہونے دے گا۔

جب امام سجاد علیہ السلام سے یہ کہا گیا کہ آپؑ اس قدر عبادت کیوں کرتے ہیں؟

''تو فرمایا: عبادتِ من کجا و عبادت علی بن ابی طالبؑ کجا!''

اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن میں یہ فرماتا ہے: گذشتہ انبیاء کی سختیوں کو یاد کرو تا کہ تم پر سختیاں آسان اور سہل ہو جائیں۔جی ہاں! اگر پیچھے مڑ کر دیکھیں گے کہ کتنا سفر طے کرلیا ہے تو پھر مغرور ہو جائیں گے ہمیں اس طرف نگاہ رکھنی چاہیے جو ہم ابھی طے نہیں کر سکے تا کہ چلنے کی فکر کرتے رہیں اور اس پر توجہ دیں۔

الہدیٰ ادارہ تربیت اسلامی
ISO-PAKISTAN

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

سوال: ہر کام میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں اس کا کیا مطلب ہے اور بالآخر اس پر بہت زیادہ تاکید کیوں؟

جواب: حدیث میں ہے کہ ہر کام کیلئے بسم اللہ کہیں حتیٰ کہ اگر دسترخوان پر ایک اور سالن لے رہے ہیں اس وقت بھی بسم اللہ کی تجدید کریں۔ اگر آپ ایک کارخانے پر توجہ کریں تو وہ اپنی تمام مصنوعات پر ایک علامت لگاتے ہیں۔ مثلاً چینی کے برتن بنانے والی فیکٹری میں ہر چھوٹے اور بڑے برتن پر حتیٰ اس ڈبے پر بھی جس میں وہ برتن پیک ہونگے اور اس گاڑی پر بھی جو اسے ایک شہر سے دوسرے شہر لے کر جائے گی ایک مخصوص نام اور علامت لگائی جاتی ہے۔ ہر ملک کا پرچم تمام دفاتر میں آفیسرز کی ٹیبل پر ہوتا ہے ہر عمارت پر حتیٰ ان کشتیوں پر بھی جو پوری دنیا میں گھومتی ہیں یہ پرچم ہوتا ہے۔ خدا پرست انسان بھی اپنے تمام کاموں پر اللہ تعالیٰ کا نام اور علامت لگانا چاہتا ہے وہ کام چاہے معمولی ہو یا بہت اہم۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں میری نماز، میری عبادت، میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا سب رب العالمین کے لیے ہے: ''إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ'' (سورہ انعام، آیت ۱۶۲) قرآن میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ خطاب ہے ہر کام کے آغاز سے پہلے اپنے پروردگار کو یاد کرو۔ ''اقرا باسم ربك'' (سورہ علق)

اور فراغت کے بعد بھی جب دوسرا کام شروع کرو جو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہو۔

''فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۔ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ'' (سورہ الشرح)

المہدی ادارہ تربیت اسلامی
آئی ایس او پاکستان

@IdaraTarbiatIsoPak

سوال: جنسی خواہش (Nature) سے کیسے برتاؤ کریں؟

جواب: جنسی خواہش کو اللہ تعالیٰ نے خلق کیا ہے لہذا انہیں روکنا جائز نہیں بلکہ انہیں کنٹرول کرنا اور مہار کرنا چاہیے۔اس جبلت کا وجود انسانی تکامل کی بقاء اور حفاظت کے لیے ضروری ہے۔اگر شکم نہ ہوتو انسان بھوک سے مر جائے اگر غضب نہ ہوتو انسان اپنا دفاع نہیں کرسکتا۔اگر شہوت نہ ہوتو انسانی نسل منقطع ہو جائے گی۔البتہ انسانی جبلت کو صحیح راستے سے کنٹرول کیا جائے۔جنسی خواہشات گیس کا سلنڈر ہیں اگر صحیح طریقے سے استعمال کیا جائے تو اس کے نتیجے میں کھانا تیار ہو جائے گا لیکن اگر اسے کنٹرول نہیں کرینگے تو یہ پھٹ جائے گا اور نقصان پہنچائے گا۔

عورت کو اپنے آپ کو سنوارنا خوبصورت بنانا ایک جبلت ہے اگر یہ کام وہ فقط گھر پر ہی انجام دے تو یہ کام زندگی کو شیریں اور پُراز محبت بنادے گا۔لیکن یہ کام اگر سڑکوں پر انجام پائے تو پھر دوسرے خاندانوں کو متزلزل کرنے کا باعث بنے گا۔جو مرد سینکڑوں عورتوں کو بناؤ سنگار کے ساتھ سڑکوں پر دیکھے گا۔جب گھر آئے گا تو اپنی بیوی پر کم توجہ دے گا، کیونکہ گھر سے باہر بنی سنوری عورتوں نے اسے اس کی بیوی سے دور کر دیا ہے۔اس کے علاوہ یہ عورتیں ان نوجوانوں کے دلوں میں طوفان برپا کر دیتی ہیں جو شادی شدہ نہیں ہوتے انہیں شمع کی طرح پگھلا دیتی ہیں۔پھر وہ دوسری عورتوں پر تجاوز کرتے ہیں۔گھر سے بھاگ جاتے ہیں، خودکشی کر لیتے ہیں۔اسی طرح دشمنی رقابت اور ذہنی امراض ایجاد ہوتے ہیں۔

المہدی ادارہ تربیت اسلامی
آئی ایس او پاکستان

قرآنی سوالات کے جوابات از اُستاد محسن قرائتی

سوال: کافر اور فاسق سے کیسا سلوک کریں؟

جواب: حدیث ہے:

"مَن ذَهَبَ يَرى أَنَّ لَهُ عَلَى الآخَرِ فَضلاً فَهُوَ مِنَ المُستَكبِرِينَ"

''جو اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر تصور کرے تو وہ متکبر ہے۔''

ہم لوگوں کی عاقبت سے بے خبر ہیں اسے لیے ہمیں جلد بازی میں قضاوت کرنے کا ہرگز حق نہیں۔
ہوسکتا ہے بہت سے افراد جو فاسق ہیں مومن ہو جائیں اور بہت سے مومن اپنی عاقبت بدتر کرلیں۔
اس حدیث میں امام صادق علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ وہ ساحر (جادوگر) جو پوری عمر منحرف رہے،
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ دیکھتے ہی ایک لمحہ میں ایمان لے آئے،
اور فرعون کی دھمکیوں اور رعب کو نظر انداز کر دیا، جبکہ شیطان 6 ہزار سالہ عبادت کے باوجود منحرف ہو گیا،
حر اور زہیر کربلا میں سعادتمند بن گئے۔ اس لیے جو ابھی راستے میں ہیں انہیں مغرور نہیں ہونا چاہیے۔
ہوسکتا ہے وہ منحرف ہو جائیں اور راستہ بدل لیں۔

المہدی ادارہ تربیت اسلامی
آئی ایس او پاکستان

سوال: سعہ (وسعت) صدر کیا ہے؟

جواب: سعہ صدر کا معنی بزرگ و بلند روح کا رکھنا ہے۔
جیسے ٹریکٹر کے ٹائر بغیر کسی رکاوٹ اور جمپ کے اپنے سفر کو جاری رکھتا ہے لیکن عام افراد یا سائیکل کے ٹائر پہلے جھٹکے کو بھی برداشت نہیں کرتے اور ہلنے لگتے ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

آلة الریاسته سعة الصدر

ہر مسئولیت کو قبول کرنے سے پہلے سعہ صدر کا ہونا لازمی ہے۔
حضرت موسیٰؑ نے جب نبوت کا مقام حاصل کرلیا تو سعہ صدر لازمی کی دعا کی

"رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي"

البتہ موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی اور اللہ تعالیٰ نے عطا کیا،
لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے کہ پیغمبرؐ درخواست کریں انہیں سعہ صدر فرمایا:

"أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ"

قرآنی سوالات کے جوابات

سوال: اللہ تعالیٰ کے لیے جہاد کرنے سے اسلامی معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: بیلچے کی نوک کیونکہ خاک کے ساتھ ٹکر لیتی ہے اس لیے تیز اور صاف رہتی ہے۔لیکن اس کے اوپر والا حصہ چونکہ استعمال نہیں ہوتا اس لیے زنگ آلود اور سیاہ رہتا ہے۔اسی طرح جو امت جہاد کرتی ہے اپنے جوانوں کو محاذ پر بھیجتی ہے تا کہ اپنے وطن اور ملکیت کا دفاع کریں۔

اگرچہ جوانوں سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں ظاہری طور پر یہ امت ہلاکت کی طرف جا رہی ہوتی ہے۔لیکن بین الاقوامی طور پر اور قضاوت کے لحاظ سے زندہ، بیدار اور عزیز ہو رہی ہوتی ہے اس امت کے برخلاف جو ڈرپوک اور استعمار پذیر ہوتی ہے بظاہر تو وہ آسائش میں رہ رہی ہوتی ہے اور تعداد میں بھی زیادہ ہوتے ہیں لیکن مردہ ضمیر اور زنگ آلود ہوتے ہیں۔

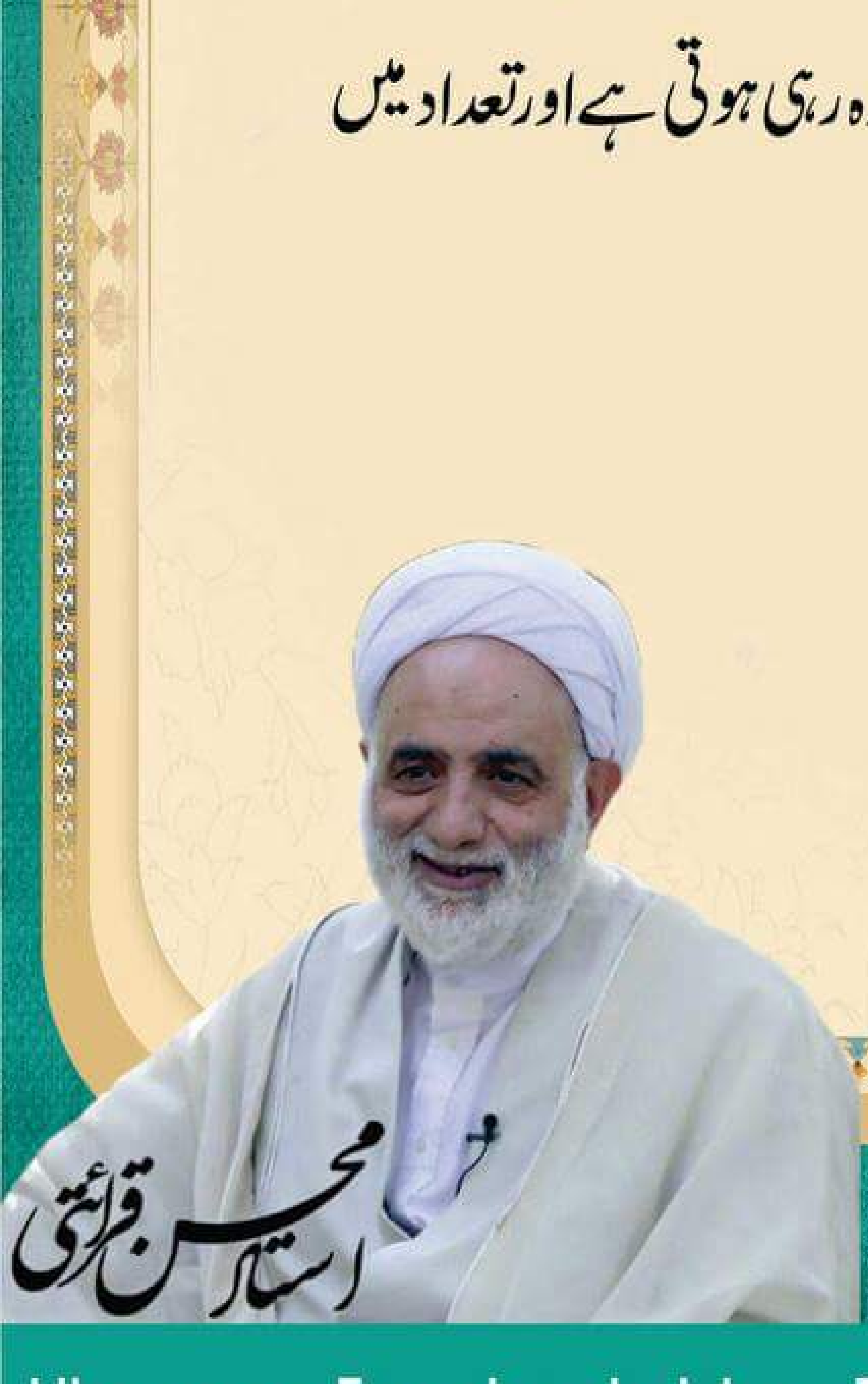

imamiatarbiat.com
ادارہ تربیت اسلامی
ISO-PAKISTAN

قرآنی سوالات کے جوابات

سوال: اسلام کیفیت پر زیادہ توجہ دیتا ہے یا کمیت پر؟

جواب: کچھ موارد ایسے ہیں جہاں اسلام کمیت پر توجہ دیتا ہے۔

مثلاً اگر نمازیوں کی تعداد جماعت میں بڑھ جائے تو ثواب بھی اتنا بڑھ جائے گا۔

کچھ موارد میں اسلام کمیت پر توجہ دیتا ہے۔

جیسے انفاق کرنا جس کی مقدار اہم نہیں بلکہ اخلاص اہم ہے:

ویطعمون الطعام علی حبه

جو غذا اہل بیتؑ نے یتیم، مسکین اور اسیر کو دی وہ زیادہ نہیں تھی لیکن پرخلوص تھی۔
کبھی کیفیت مطلوب ہوتی ہے اور کبھی کمیت،

مثلاً قرآن میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں ارشاد ہوا: "اذکروا الله ذکرا کثیرا" اللہ کی بہت زیادہ یاد کرو اور یہ بھی کہا گیا ہے:

"فی صلوتهم خاشعون" مومنین اپنی نماز میں خاشع ہیں۔"

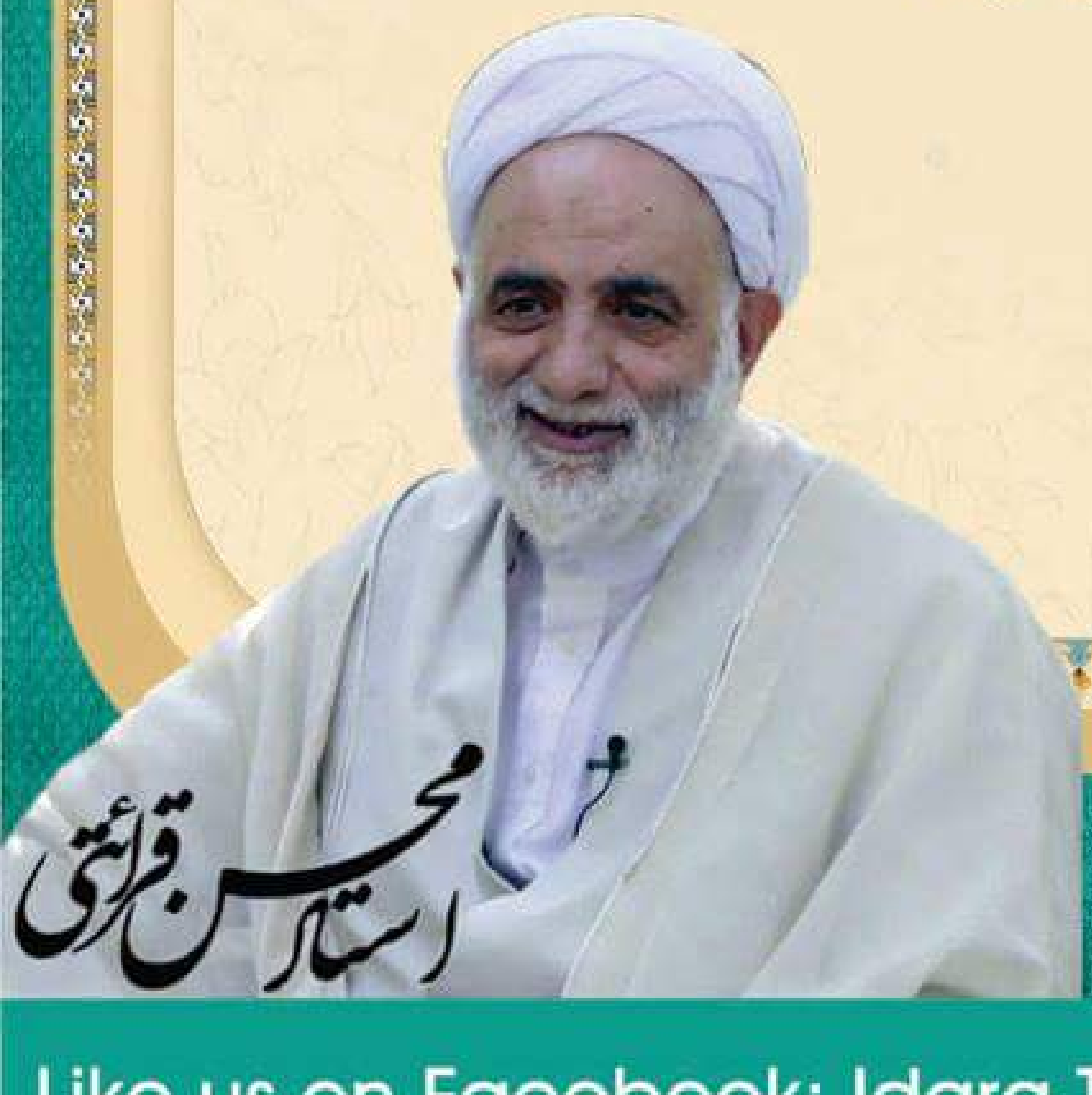

imamiatarbiat.com
ادارہ تربیت اسلامی
ISO-PAKISTAN

Like us on Facebook: Idara Tarbiat -ISO & Visit our Website: www.imamiatarbiat.com

قرآنی سوالات کے جوابات

سوال: اسلامی معاشرے میں رہبر کا کردار کتنا اہم ہے؟

جواب: ہر حرکت چند عناصر پر مشتمل ہوتی ہے:

ابتداء - راستہ - وسیلہ - راہنما - مقصد

ان پانچ عناصر میں اہم ترین کردار راہنما کا ہے اگر راہبر اور راہنما عالم اور متقی ہو تو ہدف بھی گم نہیں ہوگا اور ہر کوئی متحرک بھی ہوگا۔ اگر راہبر لائق ہوا اور لوگ بھی اطاعت کریں تو مشکلات حل ہو جائیں گی۔

اگر سوئی تیز ہو اور اس میں دھاگہ بھی ہو تو ہر کپڑا سلتا چلا جائے گا لیکن اگر سوئی ٹیڑھی ہو یا دھاگہ ٹوٹ جائے تو کمزور سا کپڑا بھی نہیں سیا جا سکے گا۔

اگر لوگ اطاعت نہ کریں تو رہبر کوئی کام نہیں کر سکتا۔ جیسے دھاگہ سوئی کے ساتھ نہ چلے، چاہے سوئی جس قدر کارآمد ہو کام نہیں چل پائے گا۔ کوئی بھی کام نہیں ہو سکے گا۔ سوئی کی حرکت اور اس کا مختلف کپڑوں میں نفوذ اسی وقت ممکن ہے جب اس کی پیروی دھاگہ بھی کر رہا ہو۔

اگر ڈرائیور ہنر مند ہو تو خراب گاڑی کو بھی چلانے کے قابل بنا دے گا جس طرح پیغمبروں نے بدترین اجتماعی شرائط کے باوجود بہترین امت تشکیل دیدی۔ اگر رہبر میں لیاقت اور صلاحیت نہ ہو تب بہترین شرائط بھی اس کے لیے بیکار ہیں۔ جیسے بہترین گاڑی ایک نشئی کے حوالے کر دی جائے تو وہ اسے مقصد تک پہنچانے کے بجائے حادثات سے دوچار کر دے گا۔

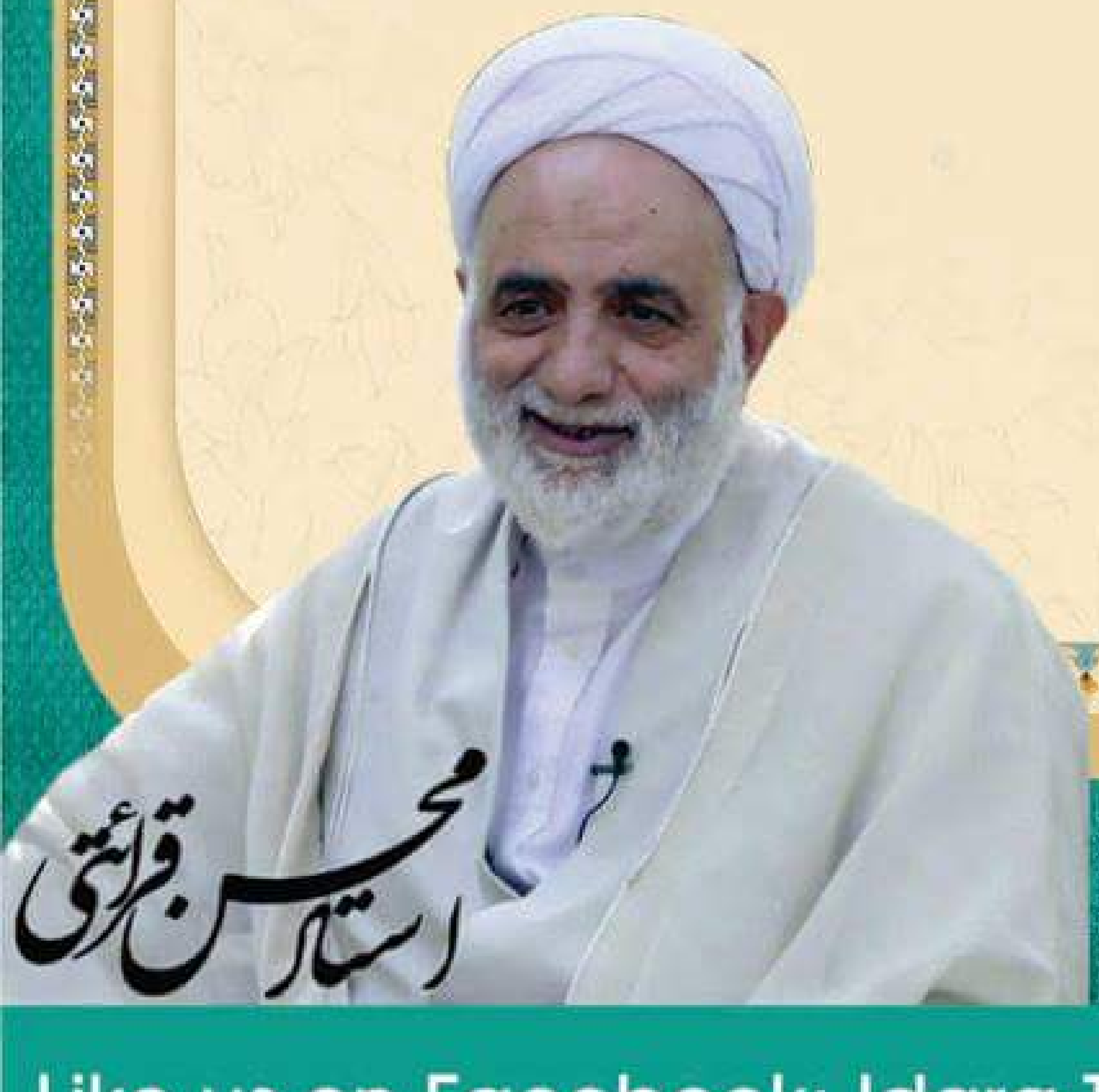

imamiatarbiat.com
ادارہ تربیت اسلامی
ISO-PAKISTAN

قرآنی سوالات کے جوابات

سوال: کیا آبرو کی حفاظت کے لئے
نمازِ باراں (بارش کیلئے پڑھی جانے والی نماز) کو ترک کیا جاسکتا ہے؟

جواب: ورزشی مقابلوں میں شرکت کرنے والے یہ نہیں کہتے کہ ہم شکست سے ڈرتے ہیں اس لیے میدان میں نہیں آئیں گے۔

فٹبال کھیلنے والے کو مقابلے کے لیے آنا پڑے گا چاہے گول کریں یا گول کروائیں۔

حتیٰ چند مرتبہ شکست کھانے کے باوجود پھر مقابلے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔

نپولین کہتا ہے کہ چودہ مرتبہ جنگ میں شکست کھانے کے بعد بالآخر اسے کامیابی مل گئی۔

روایات کی بنیاد پر ہم خشک سالی دور کرنے کیلئے نماز باران پڑھتے ہیں۔

ہمیں وظیفے پر عمل کرنا ہے۔ اب یہ کہ بارش ہو گی یا نہیں ہو گی یہ اللہ تعالیٰ سے مربوط ہے۔

الہدیٰ
imamiatarbiat.com
ادارہ تربیت اسلامی
ISO-PAKISTAN

Like us on Facebook: Idara Tarbiat -ISO & Visit our Website: www.imamiatarbiat.com

قرآنی سوالات کے جوابات

سوال: کیا انسان آزاد ہے یا مجبور؟ آزادی کی حد کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو آزاد پیدا کیا ہے اور اسے اختیار دیا ہے کہ کام کا انتخاب کرے اگرچہ بعض یہ کہتے ہیں کہ انسان اپنے کاموں میں مجبور ہے یہ اس کا گمان ہے کہ وہ آزاد ہے ایسا نہیں ہے! بلکہ انسان بااختیار ہے اس پر دلائل دیئے جاسکتے ہیں۔ چند ایک کا ہم ذکر کرتے ہیں:

الف: ہر انسان اپنے کام میں بعض اوقات شک و تردید میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ اسے انجام دوں یا نہ دوں؟ یہی شک کرنا اس کی آزادی پر دلیل ہے کہ کام کو انجام دینا اس کے اختیار میں ہے۔

ب: بعض لوگ ایک دوسرے کے کاموں پر تنقید کرتے ہیں یہی تنقید اس بات کی دلیل ہے کہ جس نے یہ کام کیا ہے اسے انجام نہ دینے کا اختیار بھی تھا۔

ج: ہر انسان اپنی زندگی میں کئی مرتبہ اپنی رفتار اور گفتار سے پشیمان ہوتا ہے یہی پشیمانی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اگر چاہتا اسے انجام نہ دیتا۔ لہٰذا وہ اپنے آپ سے کہتا ہے کہ اے کاش میں انجام نہ دیتا۔

1/2

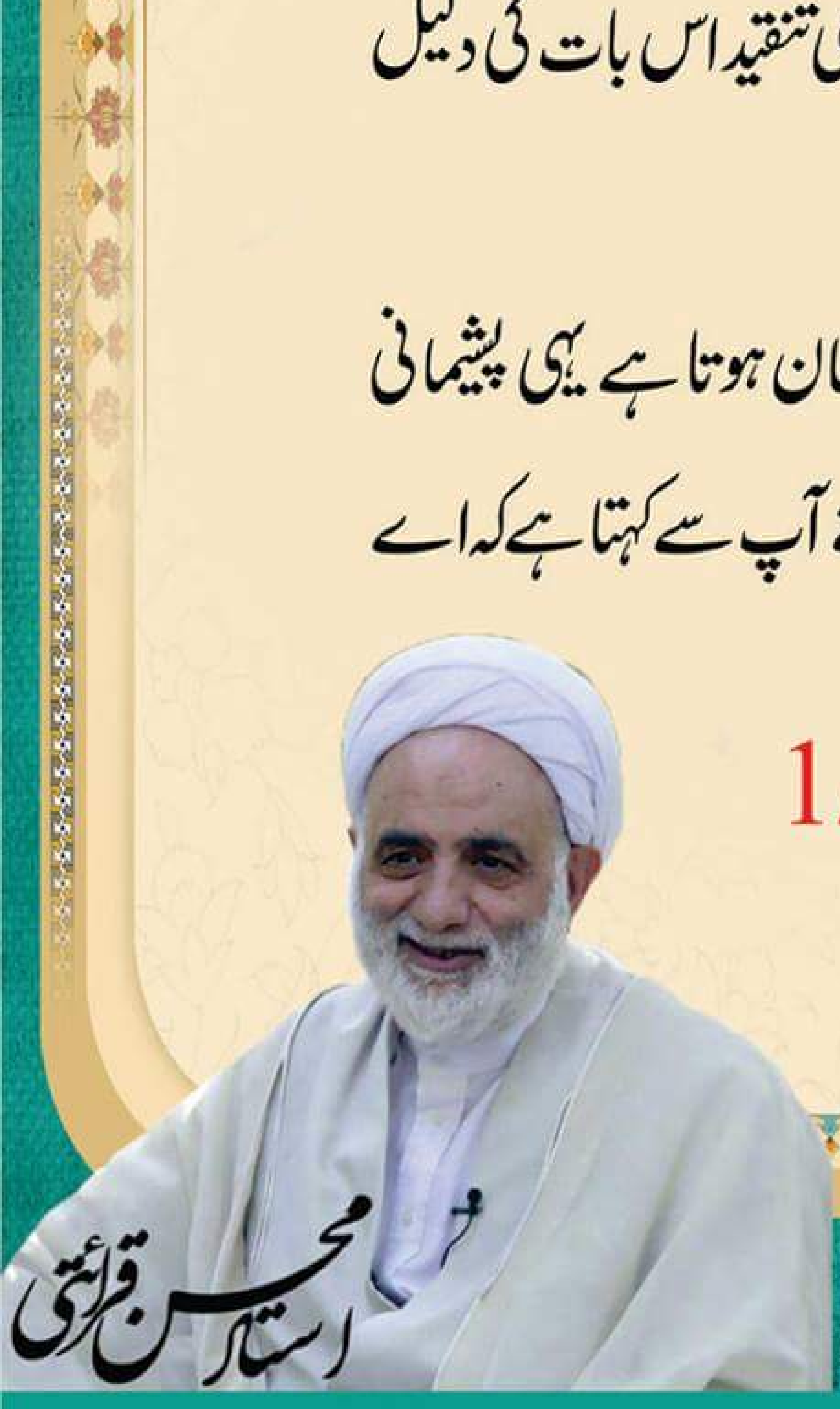

Like us on Facebook: Idara Tarbiat -ISO & Visit our Website: www.imamiatarbiat.com

قرآنی سوالات کے جوابات

ثالثاً: ہوسکتا ہے ہمارا انداز صحیح نہ ہو روش اور شیوہ درست نہ ہو۔ اسی لیے اثر نہیں ہو رہا تھا۔ کیونکہ امر بالمعروف اور نہی از منکر کے اصول اور شرائط ہیں لہٰذا ہر منکر سے اس بات کی مناسبت سے ہی نپٹا جائے۔ بعض اوقات گرد و غبار آپ کے لباس پر لگ جاتا ہے اور کبھی دھواں۔ گرد و غبار کو لباس جھاڑنے سے دور کیا جاسکتا ہے لیکن اگر اسی طرح سیاہ دھواں بھی لباس سے دور کرینگے تو لباس اور سیاہ ہو جائے گا۔ دھوئیں کو پھونک سے جبکہ گرد و غبار کو جھاڑنے سے صاف کرنا بہتر ہے۔ اس لیے ہر برائی کو ایک خاص طریقے سے ہی برطرف کیا جاسکتا ہے۔ قرآن میں اسی لیے فرمایا گیا:

وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا (سورہ بقرہ، آیت ۱۸۹)

"یعنی ہر گھر میں اس کے دروازے سے ہی داخل ہوں۔"

رابعاً: لوگوں کو فساد سے بچانے کیلئے ان پر حلال راستے کھولے جائیں۔

حضرت لوط علیہ السلام نے جب دیکھا کہ لوگ ان کے مہمانوں سے سوء استفادہ کرنا چاہتے ہیں تو فرمایا میں اپنی بیٹیوں سے تمہارا عقد کرنے کیلئے تیار ہوں لیکن میرے مہمانوں کا احترام کریں۔ میں حلال راستے تمہارے لیے کھول رہا ہوں تا کہ تم گناہ سے بچ جاؤ۔

هَؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي (سورہ ہود، آیت ۷۸)

2/2

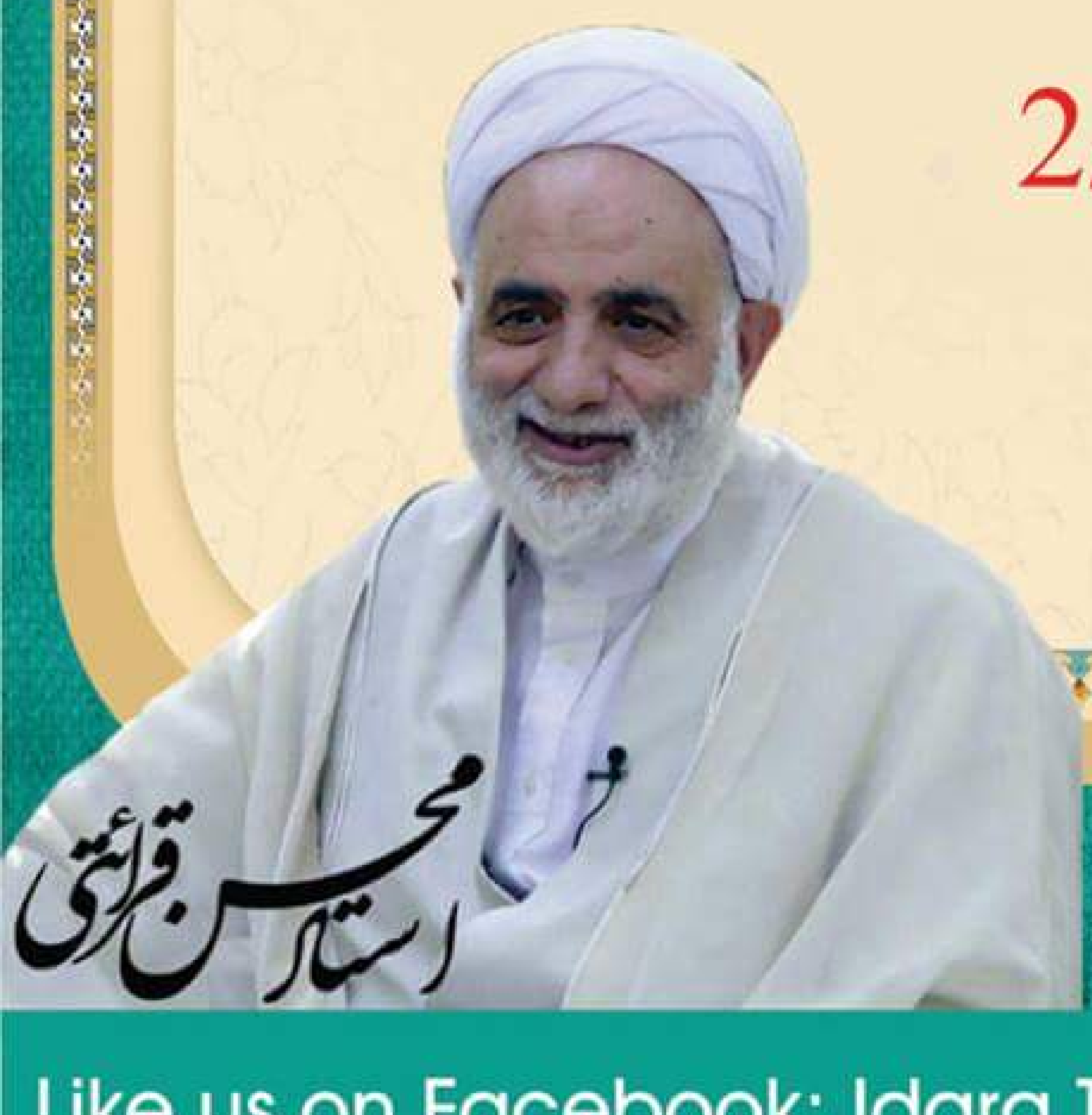

قرآنی سوالات کے جوابات

سوال: جہاں پر امر بالمعروف اور نہی از منکر اثر نہ کرے تو پھر کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اولاً: اگر کوئی شخص بہتر انداز میں کوئی بات کرے تو اس کا اثر ہوتا ہے۔ تو اس سے ہی امر ونہی کا کام لیا جائے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ فرعون کے پاس جاؤ اور اسے توحید کی دعوت دو تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون کو اپنے ساتھ لے جانے کی اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ اس کے بیان کرنے کا انداز مجھ سے بہتر ہے۔

وَأَخِي هَارُونُ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّي لِسَانًا فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ (سورہ قصص، آیت ۳۴)

ثانیاً: کبھی ایک مرتبہ اثر نہیں ہوتا لیکن تکرار سے اثر ہوتا ہے۔ بیان کرنے کے بھی مختلف طریقے ہیں۔ کیونکہ سخت لکڑی کو ایک وار سے نہیں کاٹا جاسکتا۔ تکرار لازمی ہے۔ قرآن میں ہے کہ ہم اپنے مطالب کو مختلف انداز اور طریقوں سے بیان کرتے ہیں۔ شائد اثر ہو جائے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ (سورہ کہف، آیت ۵۴)

1/2

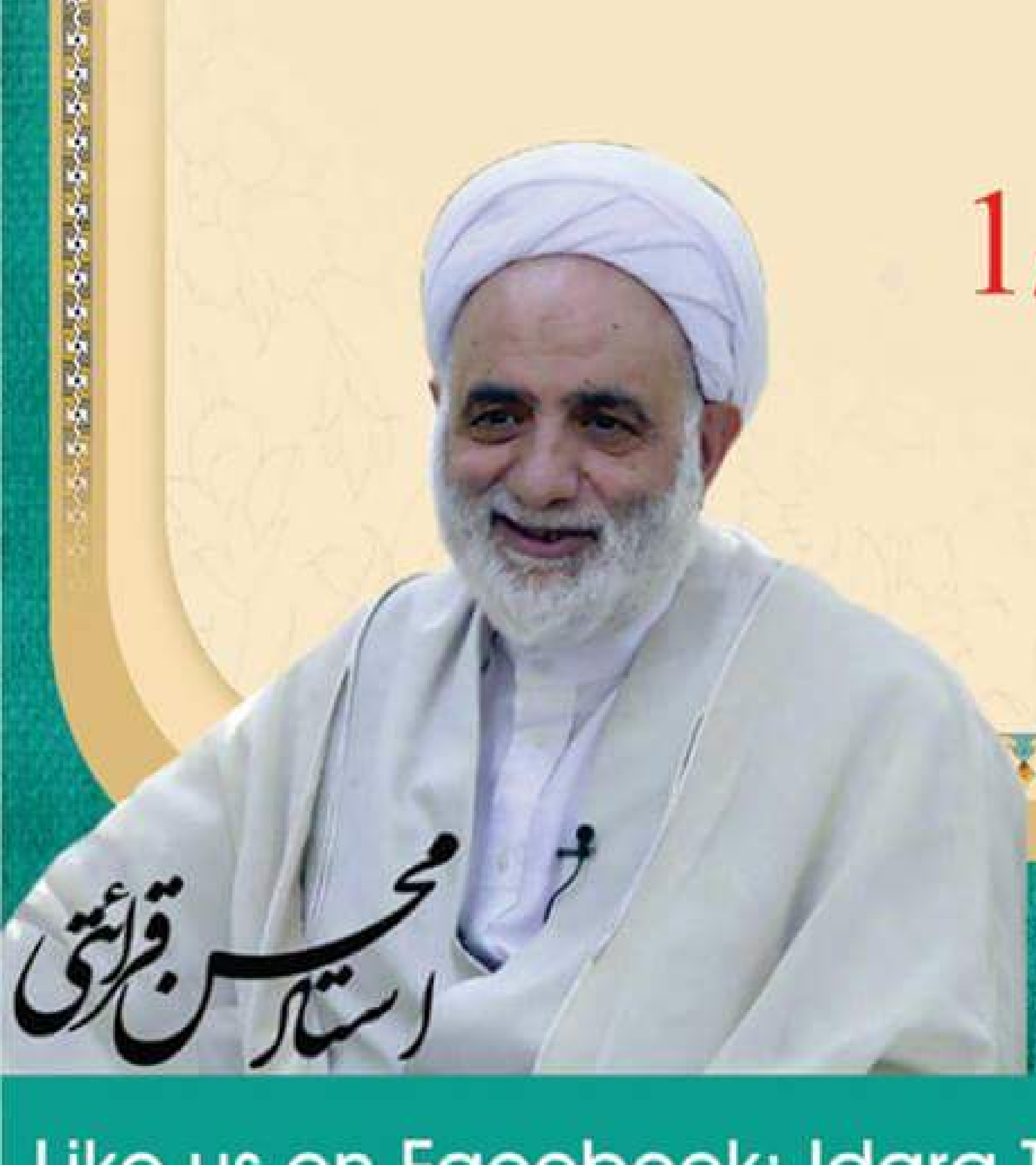

قرآنی سوالات کے جوابات

د: سب لوگ اپنے بچوں کی تربیت کرتے ہیں یا پھر معلم و مربی کے سپرد کر دیتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انسان کا بچہ راہ راست پر آنے کیلئے غلط راستے کو ترک کر سکتا ہے۔ اس بنا پر شک، تنقید، پشیمانی اور تربیت انسان کی آزادی کی دلیل ہے۔ علاوہ ازیں انسان کے علاوہ حیوانات بھی آزادی چاہتے ہیں، اگر آپ ایک بلی کو پنجرے میں بند کر دیں اور اس کے پنجرے میں ہر طرح کی غذا ڈال دیں۔ اس کے باوجود وہ تنگ ہی رہے گی اور اس بات کو ترجیح دے گی کہ اس سے گلی کوچے کی سادہ غذا بہتر ہے۔

بہشت میں بھی اگر آزادی نہیں ہوگی مومن اس پر رنجیدہ ہوں گے لہٰذا مومن جب بہشت میں پہنچے گا۔ تو آزادی دینے کے باعث اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کرے گا اور کہے گا:

الحمدللہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوا من الجنتہ حیث نشاء

ان سب دلائل کے باوجود انسان اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے اور اسے الٰہی دستور پر عمل کرنا چاہیے اگر آزادی کی کوئی حد نہ ہو اور انسان اپنے اختیار کو خود یا اپنے شخصی رجحان یا دوسرے لوگوں کے رجحان کو بھی اپنی شخصی ضرورت سمجھ لے یہ آزادی اسے ہلاک کر دے گی۔ آزادی کا حدود دوارِبع یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ اور عقل کے فرامین کے مطابق زندگی گزارے تا کہ دوسروں کی آزادی سلب نہ ہو۔

2/2

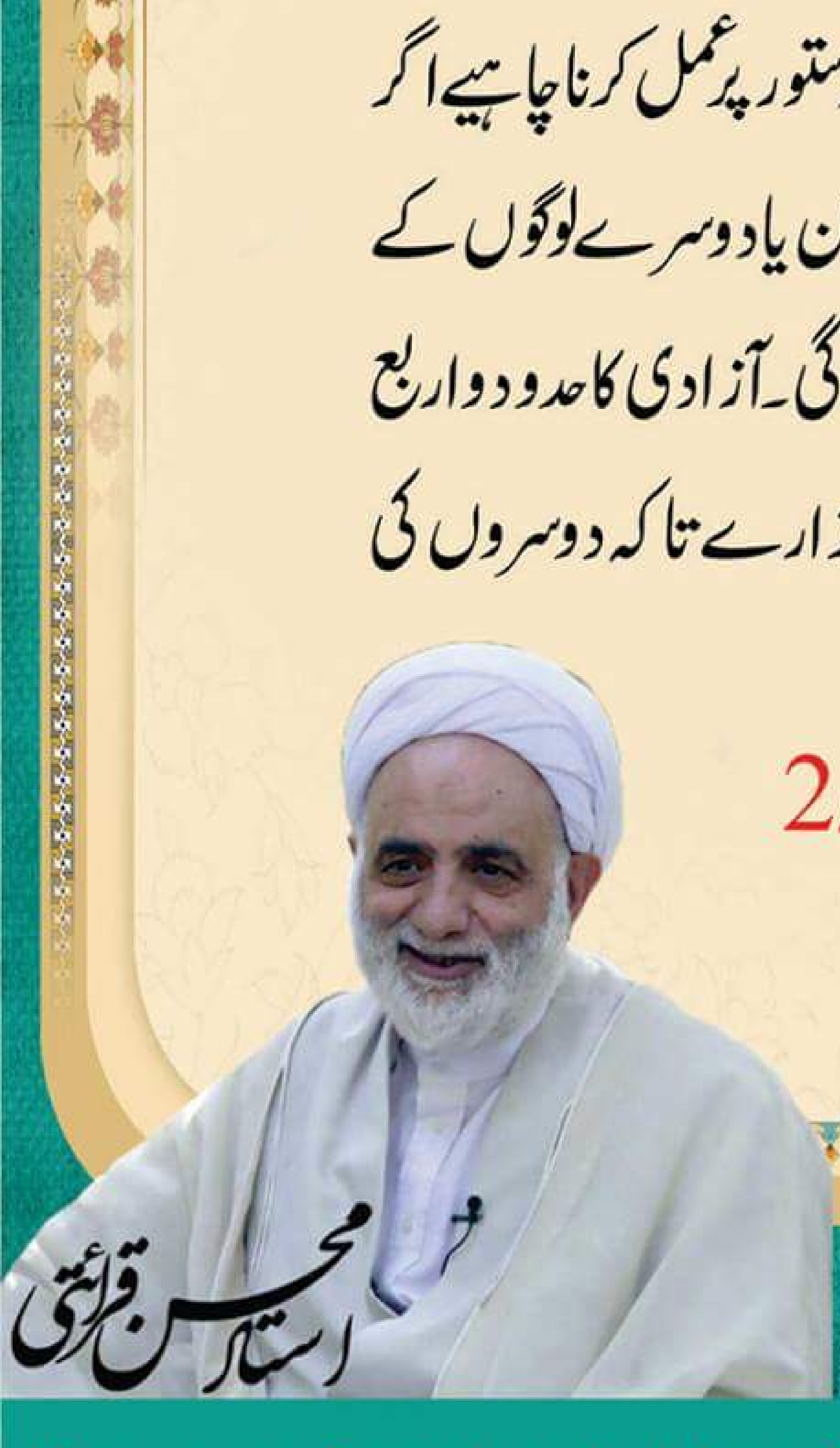

قرآنی سوالات کے جوابات

سوال: خمس زکوٰۃ اور حکومتی ٹیکس میں کیا فرق ہے؟

جواب: ٹیکس وہ رقم ہے جو حکومت کو ادا کی جاتی ہے تا کہ وہ ہمارے مسائل حل کر سکے اور ہماری خدمت کر سکے۔

گلی، کوچے اور سڑک کو پختہ کرے، امن قائم کرے، ڈسپنسریاں اور ہسپتال قائم کرے۔

ہمارے بچوں کے لئے سکول و کالج اور یونیورسٹیاں بنائے۔ یہ پیسے تو ہمارے لیے سہولتیں مہیا کرنے پر خرچ ہوتے ہیں۔

جیسے ہم اپنے خوراک، پوشاک اور مسکن پر خرچ کرتے ہیں۔ اس بنا پر ٹیکس عمومی مسائل حل کرتا ہے۔

لیکن خمس و زکوٰۃ وہ پیسہ ہے جو ایک فرد سے لے کر

محروم اور بے سہارا افراد کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔

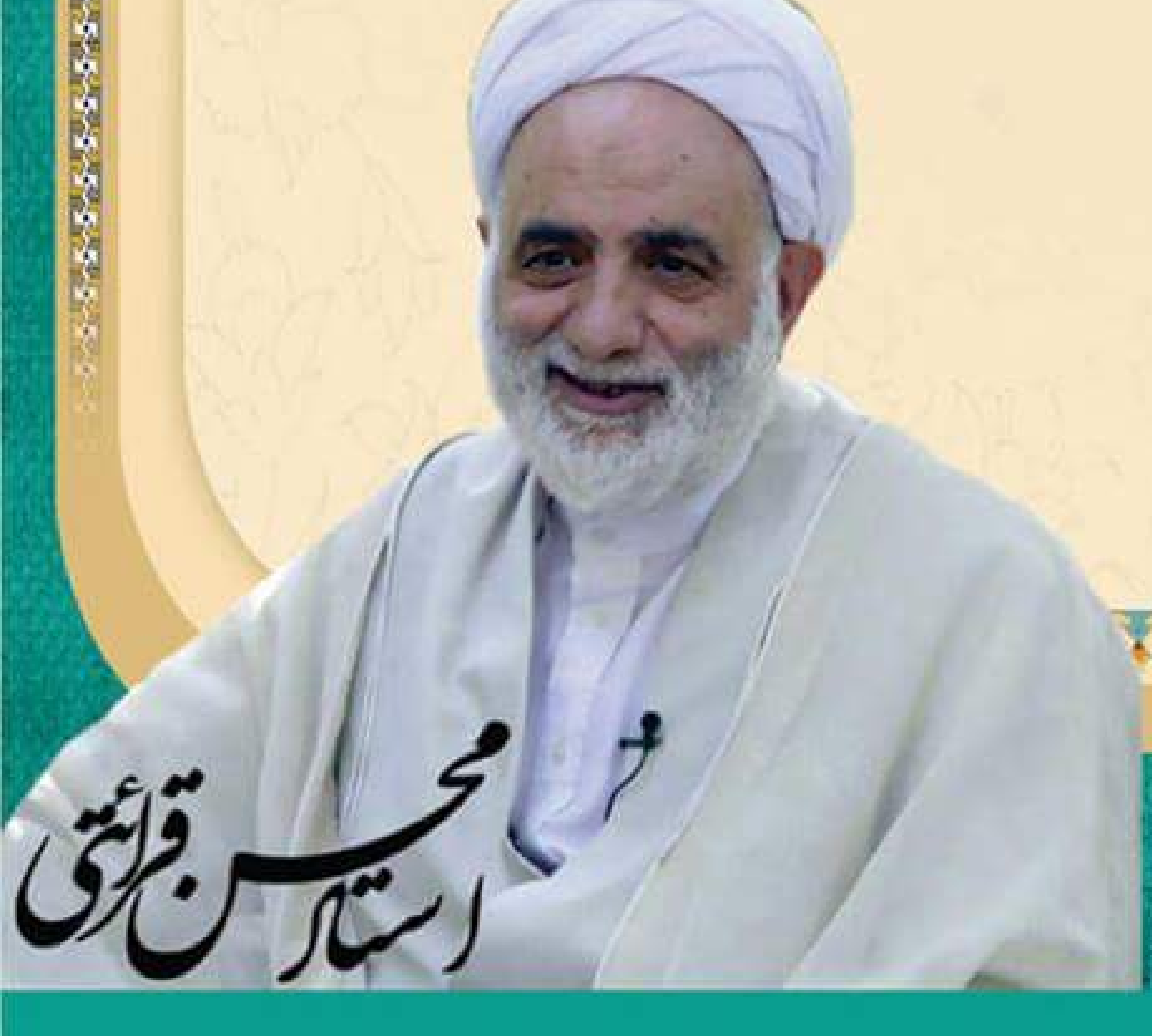

استاد محسن قرائتی

Like us on Facebook: Idara Tarbiat -ISO & Visit our Website: www.imamiatarbiat.com

قرآنی سوالات کے جوابات

سوال: آئمہ معصومین علیہم اسلام کی روش میں اختلاف کیوں ہے۔؟ کیاان کے اہداف مختلف ہیں؟

جواب: ان کے اصول اوراہداف ثابت ہیں لیکن روش اور طریقہ کار مختلف ہے۔

عمل میں اختلاف ہوسکتا ہے لیکن ہدف ایک ہے

مثلاً قینچی کے دونوں حصے ایک دوسرے کے خلاف چلتے ہیں جبکہ دونوں کا ہدف ایک ہوتا ہے وہ ہے کاٹنا۔جیسے کبھی ایک گروہ کا ورزش کی پریکٹس میں اختلاف ہوتا ہے۔لیکن ان کا ہدف اپنے گروہ کو فتح سے ہمکنار کرنا ہوتا ہے۔

جی ہاں! تمام آئمہ معصوم علیہم السلام کا ہدف انسان کو تکامل تک پہنچانا ہے اسے مکمل کرنا ہے۔لیکن یہ تکامل کبھی محاذ پر جانے سے، کبھی درس و بحث کے ذریعے، کبھی ہجرت اور کبھی خاموشی کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔

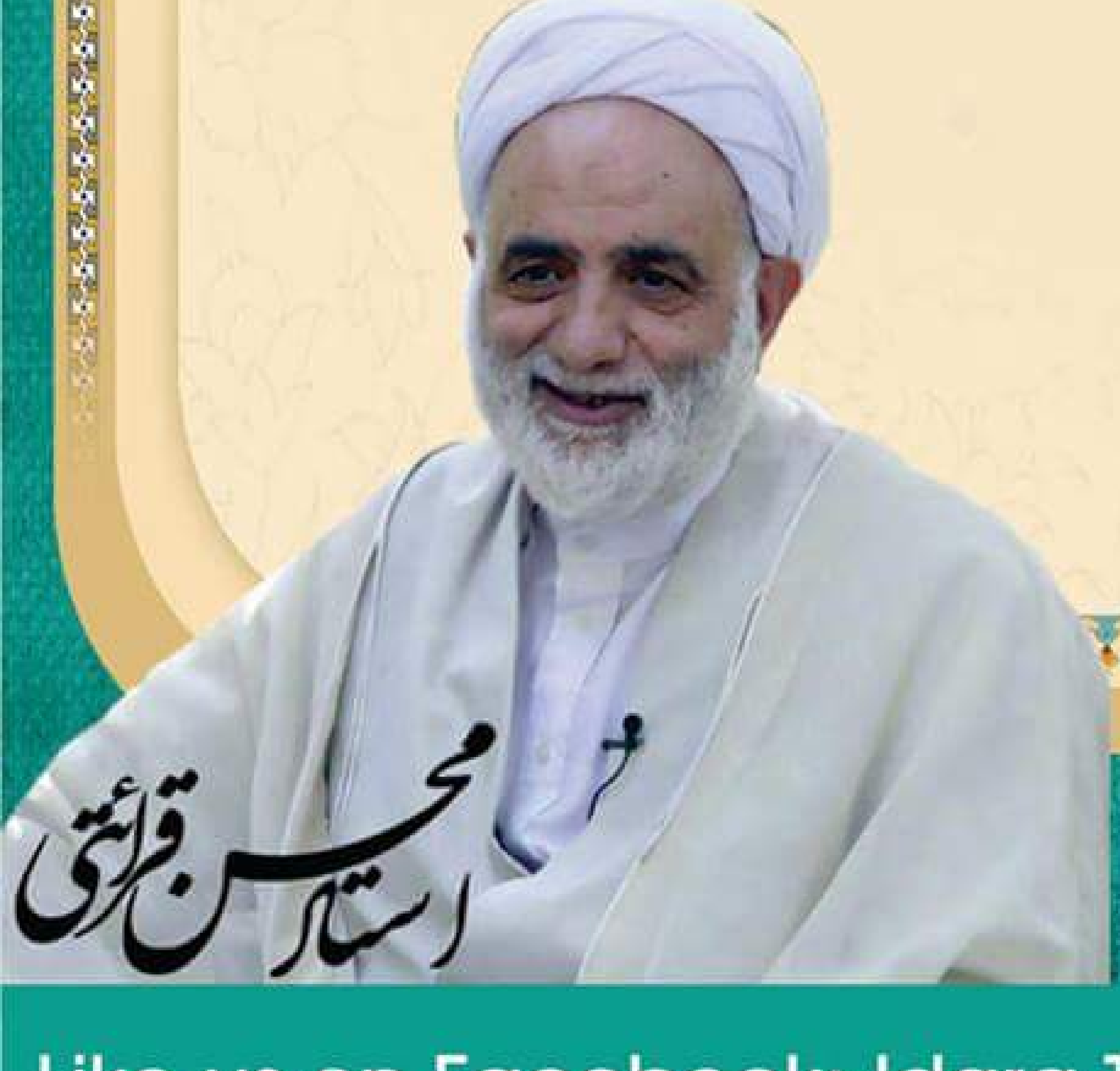

قرآنی سوالات کے جوابات

سوال: بعض دانشمند ایسے ہیں جو پوری عمر قدرت کے مظاہر کی شناخت میں گزار دیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے؟

جواب:

خدا پرستی انسان کے ارادے سے مربوط ہے نہ کہ انسان کے علم سے۔

سیڑھی بنانے والا بڑھئی کبھی بھی اوپر نہیں آسکتا کیونکہ اس کا ارادہ ہی نہیں۔

سوئی جو لباس سیتی ہے خود بے لباس ہوتی ہے۔

آئینہ فروش جو ہمیشہ آئینہ بیچتا ہے۔ عین ممکن ہے کہ خود صاف نہ رہتا ہو،
لیکن قریب سے گزرنے والے اس آئینہ کو دیکھتے ہوئے
اپنے آپ کو صاف اور پاک کر لیتے ہوں۔

بہت سے دانشمند قدرت کے مناظر کو شناخت کر چکے ہیں،
لیکن ان مناظر کے خالق کی شناخت کا ارادہ نہیں رکھتے۔

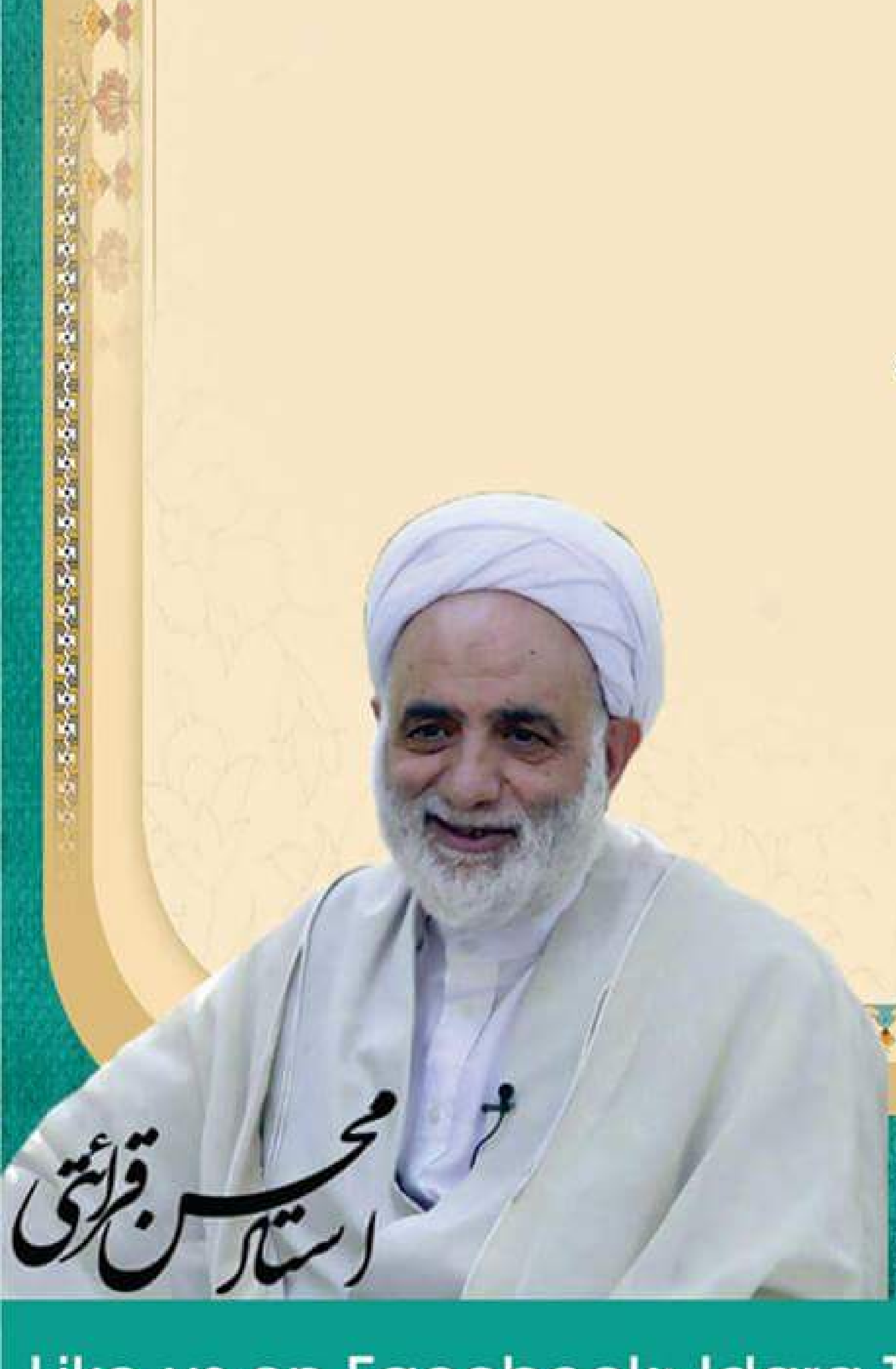

قرآنی سوالات کے جوابات

سوال: جس کام میں ذرہ برابر بھی شک ہوگا اللہ تعالیٰ اسے قبول نہیں کرے گا آخر کیوں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خَیرُ شَریك فَمَنْ عَمِلَ لی وَلِغَیری فَھُوَ لِمَنْ عَمِلَ لَہُ غَیری

میں بہترین شریک ہوں اگر کوئی شخص ایک کام کرے اور اس کا ہدف میں اور میرا غیر بھی ہو، تو میں اپنا حصہ جس کو عمل کرنے والے نے میرا شریک قرار دیا ہے اسے دے دیتا ہوں، تا کہ عمل کرنے والا اپنا اجر اس لے لے۔

جی ہاں! اگر کوئی آپ سے یہ کہے کہ میں آپ کو اور پتھر کو دوست رکھتا ہوں تو یہ آپ کی توہین ہے۔ اگر یہ کہے میں نے جو کھانا بنایا ہے آپ بھی کھائیں اور میری بلی بھی کھائے گی۔ یہ توہین ہے۔ اللہ کے دئیے ہوئے دستور پر عمل کرنا اصل میں انسان کو رشد و کمال دینا ہے۔ جبکہ شرک و ریا اسے سقوط کی طرف لے جاتے ہیں۔ اگر ایک چوہا دیگ میں گر جائے تو تمام غذا ناقابل استعمال ہو جائے گی۔

ایک دفعہ ایک جہاز میں چوہا گھس گیا تو انتظامیہ نے تمام مسافروں سے کہا گیا کہ جہاز خالی کر دیں۔ مسافر پوچھنے لگے کیا اس ایک چوہے کے لیے سب مسافر جہاز خالی کر دیں؟ انتظامیہ نے کہا ایسا ہی کریں اس لیے کہ اگر چوہا صرف ایک تار کاٹ دے جس سے پائلٹ اور ائیر پورٹ کا رابطہ ختم جائے تو جہاز تباہ ہو جائے گا۔

جی ہاں! چوہا (شرک) تار (اخلاص) کو کھا جاتا ہے

جس سے بندے کا اللہ تعالیٰ سے رابطہ کٹ جاتا ہے۔

المہدی
imamiatarbiat.com
ادارہ تربیت اسلامی
ISO-PAKISTAN